

## عذابِ قبر حق ہے

عذابِ قبر حق ہے۔ قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماع امت اس کی دلیل ہے، جب کہ ائمہ سلف کی تصریحات اس پر شاہد ہیں، ہدایت قرآن و حدیث کی پیروی کا نام ہے۔ ائمہ سلف اسی پر گامزن تھے۔ سلف کی مخالفت درحقیقت ہوائے نفس کی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ . (الْقَصَص: ۵۰)  
 ”جو اللہ کی نازل کردہ ہدایت چھوڑ کر ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے، اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا۔“

شیخ الاسلام، امام اہل سنت، محمد بن مسلم بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۲۵ھ) فرماتے ہیں:

مِنَ اللَّهِ الْعِلْمُ وَعَلَى الرَّسُولِ الْبَلَاغُ .  
 ”علم اللہ کی طرف سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ تبلیغ ہے۔“

(الجامع لأخلاق الراوي للخطيب: ۱۱/۱ ح: ۱۳۳۳، وسندہ صحیح)

علامہ ابن ابی العزخنی رحمۃ اللہ علیہ (۷۳۱-۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

وَهَذَا كَلَامٌ جَامِعٌ نَافِعٌ .

”یہ انتہائی جامع اور نفع مند کلام ہے۔“

(شرح عقيدہ الطحاوی: ۲۱۹)

① امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ (۱۵۰-۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

وَأَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَمَسْأَلَةُ أَهْلِ الْقُبُورِ حَقٌّ.

”عذاب قبر حق ہے، قبر میں سوال و جواب بھی حق ہے۔“

(مناقب الشافعی للبيهقي: ۴۱۵/۱)

② شیخ الاسلام امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۱۶۴-۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ لَا يُنْكِرُهُ إِلَّا ضَالٌّ أَوْ مُضِلٌّ.

”عذاب قبر حق ہے۔ اس کا انکار کوئی گمراہ اور گمراہ گر ہی کر سکتا ہے۔“

(الروح لابن القيم الجوزية، ص: ۵۷)

③ علامہ ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ (م: ۳۶۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ السُّنَّةِ أَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَأَنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي

قُبُورِهِمْ بَعْدَ أَنْ يُحْيَوْا فِيهَا وَيُسْأَلُوا فِيهَا، وَيُثَبِّتُ اللَّهُ مَنْ

أَحَبَّ تَثْبِيتهَ مِنْهُمْ.

”اہل سنت کا اجماع ہے کہ عذاب قبر حق ہے۔ انسان قبروں میں زندہ کئے

جانے کے بعد، سوال و جواب کی آزمائش سے گزارے جائیں گے، پھر اللہ

جسے اللہ چاہیں گے، ثابت قدم رکھیں گے۔“

(شرح صحيح البخاري لابن بطال: ۱۵۴/۱۰)

امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ (م: ۲۸۷ھ) لکھتے ہیں:

وَفِي الْمَسْأَلَةِ أَخْبَارٌ ثَابِتَةٌ، وَالْأَخْبَارُ الَّتِي فِي الْمَسْأَلَةِ فِي

الْقَبْرِ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ أَخْبَارٌ ثَابِتَةٌ تَوْجِبُ الْعِلْمَ .

”قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب کے متعلق صحیح احادیث موجود ہیں۔ یہ علم یقینی کا فائدہ دیتی ہیں۔“

(السنة: ۲/۳۹۵)

مورخ اسلام، محدث کبیر الشان، امام ابو جعفر طبری رحمہ اللہ (۲۲۴-۳۱۰) لکھتے ہیں:  
...تَظَاهَرُ الْأَخْبَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ،  
مَعَ جَوَازِهِ فِي الْعَقْلِ وَصِحَّتِهِ فِيهِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْحَيَاةَ مَعْنَى  
وَالْأَلَامَ وَاللَّذَاتِ وَالْمَعْلُومَ مَعَانَ غَيْرُهُ وَغَيْرُ مُسْتَحِيلٍ وَجُودُ  
الْحَيَاةِ مَعَ فَقْدِ هَذِهِ الْمَعَانِي، وَوُجُودُ هَذِهِ الْمَعَانِي مَعَ فَقْدِ  
الْحَيَاةِ، لَا فَرْقَ بَيْنَ ذَلِكَ .

”عذاب قبر کی وضاحت احادیث سے ہوتی ہے، عقل بھی اسے درست تسلیم کرتی ہے، یہ زندگی معنوی چیز ہے اور تکالیف و لذات اور معلومات وغیرہ بھی معنوی چیزیں ہیں، جو زندگی کے علاوہ ہیں۔ ان کے بغیر زندگی کا اور زندگی کے بغیر ان کا وجود ناممکن نہیں۔“

(التبصير في معالم الدين، ص: ۲۱۳)

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ (م: ۳۲۱ھ) لکھتے ہیں:

فَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ إِبْطَاتُ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَرْثَرَ بِاسْتِعَاذَتِهِ مِنْهُ

مُتَوَاتِرَةٌ.

”اس حدیث سے عذاب قبر کا اثبات ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر سے پناہ کے بارے متواتر احادیث آئی ہیں۔“

(شرح مشکل الآثار: ۹۸/۱۳)

④ ابو عثمان بن حداد رضی اللہ عنہ (۲۱۹-۳۰۲ھ) فرماتے ہیں:

وَإِنَّمَا أَنْكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ بِشَرِّ الْمَرِيئِيِّ وَالْأَصَمِّ وَضِرَارٍ.

”عذاب قبر کا انکار بشر مرئی، اصم اور ضرار نے کیا ہے۔“

(شرح صحيح البخاري لابن بطال: ۱۵۴/۱۰)

⑤ قاضی ابوبکر باقلانی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۴۰۳ھ) وغیرہ کہتے ہیں:

قَدْ وَرَدَ الْقُرْآنُ بِتَصْدِيقِ الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ،

قَالَ تَعَالَى: ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا﴾ (غافر: ۴۶)

وَقَدْ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ لَا غُدُوَّةَ وَلَا عَشِيَّةَ فِي الْآخِرَةِ،

وَإِنَّمَا هُمَا فِي الدُّنْيَا، فَهُمْ يُعْرَضُونَ مَمَاتِهِمْ عَلَى النَّارِ قَبْلَ

يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْخُلُونَ أَشَدَّ الْعَذَابِ، قَالَ تَعَالَى:

﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾

(غافر: ۴۶)

”قرآن میں عذاب قبر سے متعلق روایات کی تصدیق موجود ہے، اللہ فرماتے

ہیں: ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا﴾ یہ لوگ صبح شام آگ پر پیش

کئے جاتے ہیں۔ مسلمان متفق ہیں کہ آخرت میں دن ہوگا نہ رات، تو اس سے

ثابت ہوا کہ دن رات جو عذاب ان پر پیش کئے جاتے ہیں، وہ آخرت سے پہلے کی دنیا ہے، آخرت کے بارے تو یہ حکم ہے: ﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ 'روز قیامت حکم ہوگا فرعونوں کو، سخت ترین عذاب سے دوچار کر دو۔'

(شرح صحیح البخاری لابن بطال: ۱۵۴، ۱۵۵)

علامہ ابوبکر جصاص حنفی رحمہ اللہ (۳۰۵-۳۷۰) لکھتے ہیں:

وَهَذَا يُبَيِّنُ قَوْلَ مَنْ يُنْكِرُ عَذَابَ الْقَبْرِ .

”اس سے ثابت ہوا کہ منکرین عذاب قبر کا مذہب باطل ہے۔“

(أحكام القرآن للجصاص: ۱۱۳/۱)

⑥ علامہ ابومطرف قازمی رحمہ اللہ (۳۴۱-۴۱۳ھ) فرماتے ہیں:

ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً تَفْتَرِقُ أَوْصَالَهُ، وَهَذَا أَصْلُ صَحِيحٍ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ لَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ، وَمَنْ قَالَ بِخِلَافِهِ فَهُوَ كَاذِبٌ مُفْتَرٍ .

”پھر فرشتہ اس زور سے مارے گا کہ اس کے جوڑ کھل جائیں گے۔ یہ حدیث باجماع اہل سنت ”صحیح“ ہے۔ جو اس کے خلاف کہتا ہے، وہ جھوٹا بہتان باز ہے۔“

(تفسیر الموطأ، ص: ۲۳۳)

علامہ ابوعمر ودانی (۳۷۱-۴۴۴ھ) کہتے ہیں:

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْ نَصِّ التَّنْزِيلِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ :

﴿سُعِدَ بِهِمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ﴾، يَعْنِي عَذَابَ الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَغَيْرِهِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ، وَقَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ﴾ وَرُويَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسَانِيدِ الصَّحِيحَةِ أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

”قرآن کی یہ آیت: ﴿سُعِدَ بِهِمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ﴾ ہم انہیں دو ہر عذاب دیں گے، پھر بڑے عذاب سے دو چار کر دیں گے۔ مراد دنیا میں قتل وغیرہ کا عذاب اور عذاب قبر ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ﴾ اللہ ایمان والوں کو دنیا و آخرت میں کلمہ توحید پر قائم رکھے گا اور ظالموں کو پھسلا دے گا۔ نبی کریم ﷺ سے صحیح اسناد سے ثابت ہے کہ یہ آیت عذاب قبر کے ثبوت میں نازل ہوئی۔“

(الرسالة الوافية لمذهب أهل السنة في الاعتقادات وأصول الديانات: ۱/۱۹۹)

⑥ حافظ مغرب، ابن عبد البر رحمہ اللہ (۳۶۸-۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ الْإِفْرَارُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَلَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ السُّنَّةِ فِي جَوَازِ تَصْحِيحِهِ وَاعْتِقَادِ ذَلِكَ وَالْإِيمَانِ بِهِ.

”اس حدیث میں عذاب قبر کا اثبات ہے۔ اہل سنت متفق ہیں کہ یہ حدیث صحیح

ہے، اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔“

(التمهید لِمَا فِي الْمَوْطَأِ مِنَ الْمَعَانِي وَالْأَسَانِيدِ: ۱۸۶/۱۲)

نیز فرماتے ہیں:

وَأَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مُصَدِّقُونَ بِفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ  
لِتَوَافُرِ الْأَخْبَارِ بِذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”اہل سنت فتنہ عذاب قبر کو تسلیم کرتے ہیں، کیوں کہ اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں۔“

(الاسْتِذْكَارُ: ۳۳۹/۲)

مزید فرماتے ہیں:

فَرَدُّوا الْأَحَادِيثَ الْمُتَوَاتِرَةَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ.

”گمراہوں نے عذاب قبر اور فتنہ قبر کی متواتر احادیث رد کر دی ہیں۔“

(جامع بيان العلم وفضله: ۱۰۵۲/۲)

علامہ سرحدی حنفی (م: ۴۸۳ھ) لکھتے ہیں:

دَلِيلٌ لِأَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَى أَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ.

”یہ اہل سنت کی دلیل ہے کہ عذاب قبر حق ہے۔“

(شرح السير الكبير، ص: ۸)

① علامہ مازری رحمہ اللہ (۴۵۳-۵۳۶ھ) لکھتے ہیں:

عَذَابُ الْقَبْرِ ثَابِتٌ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَقَدْ وَرَدَتْ بِهِ الْآثَارُ وَقَالَ

تَعَالَى: ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ

السَّاعَةِ ﴿ وَقَالَ : ﴿ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتْنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ ﴿ وَلَا يَبْعُدُ فِي الْعَقْلِ أَنْ يُعِيدَ الْبَارِي الْحَيَاةَ فِي بَعْضِ أَجْزَاءِ الْجَسَدِ وَلَا يُدْفَعُ هَذَا بِالْإِسْتِبْعَادِ لِمَا بَيْنَاهُ وَلَا بِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى ﴾ لِأَنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يُرِيدَ الْمَوْتَةَ الَّتِي فِيهَا جُرْعٌ وَغُصَصٌ، وَمَوْتَةُ الْقَبْرِ لَيْسَتْ كَذَلِكَ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يُرِيدَ جِنْسَ الْمَوْتِ وَلَمْ يُرَدِّ مَوْتَةً وَاحِدَةً وَإِذَا احْتَمَلَ لَمْ يُرَدِّ بِهِ مَا قَدَّمَاهُ مِنَ الظُّوَاهِرِ وَالْأَخْبَارِ .

”اہل سنت کا مذہب ہے کہ عذاب قبر ثابت ہے۔ بے شمار احادیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا﴾ (غافر: ۲۵) ”وہ صبح و شام جہنم پر پیش کئے جاتے ہیں۔“ اسی طرح فرمان ہے: ﴿قَالُوا رَبَّنَا أَمَتْنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ﴾ ”کہیں گے: ہمارے رب تو نے ہمیں دو زندگیاں اور دو موتیں دیں۔“ یہ بات عقلاً بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ بدن کے بعض اجزاء میں زندگی لوٹا دے، اسے ناممکن کہہ کر ٹھکرایا نہیں جاسکتا، نہ ہی قرآن کی یہ آیت: ﴿لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى﴾ ”انہیں صرف ایک ہی موت آئے گی۔“ منکرین عذاب قبر کی دلیل بن سکتی ہے، کیوں کہ اس میں احتمال ہے کہ ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ قبر میں وہ موت نہیں آئے گی، جس میں تکلیف اور غصہ شامل ہوتا ہے۔ اس موت



سے جنس موت بھی مراد ہو سکتی ہے، لہذا اس محتمل دلیل کی بنا پر واضح احادیث ٹھکرائی نہیں جاسکتیں۔“

(المعلم بفوائد مسلم: ۳/۳۶۵)

⑨ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۳۸۴-۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

ذَهَبَ ضِرَارُ بْنُ عَمْرِو الْعَطَفَانِيِّ أَحَدُ شُيُوخِ الْمُعْتَزِلَةِ إِلَى  
إِنْكَارِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَنْ لَقِينَا مِنَ الْخَوَارِجِ وَذَهَبَ  
أَهْلُ السُّنَّةِ وَبَشَّرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَالْجُبَائِيُّ وَسَائِرُ الْمُعْتَزِلَةِ إِلَى  
الْقَوْلِ بِهِ وَبِهِ نَقُولُ لِصَحَّةِ الْآثَارِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ .

”معتزلی عالم ضرار بن عمرو و عطفانی نے عذاب قبر کا انکار کیا ہے، خوارج بھی  
یہی کہتے ہیں۔ اہل سنت، بشر بن معتمر، جبائی معتزلی اور معتزلہ عذاب قبر کے  
قائل ہیں۔ صحیح احادیث نبویہ کی وجہ سے ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔“

(الفصل في الملل والأهواء والنحل: ۴/۵۴-۵۵)

⑩ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۴۷۶-۵۴۶ھ) لکھتے ہیں:

وَقَدْ تَرَى مِنْ هَذَا فِي عَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِيهِ أَنَّ الْأَرْوَاحَ بَاقِيَةً  
لَا تَفْنَى، فَيَنْعَمُ الْمُحْسِنُ وَيُعَذَّبُ الْمُسِيءُ كَمَا جَاءَ فِي  
الْقُرْآنِ وَالْآثَارِ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ، خِلَافًا لِغَيْرِهِمْ مَنْ  
أَهْلُ الْبِدْعِ الْقَائِلِينَ بِفَنَائِهَا .

”یہاں عذاب قبر کے بارے میں روایات بھی موجود ہیں۔ انہی روایات میں ہے کہ روح باقی رہتی ہے، کبھی فنا نہیں ہوتی۔ نیکو کار کو نعمتیں اور گنہگار کو عذاب دیا جاتا ہے۔ یہی اہل سنت کا مذہب ہے، جب کہ اہل بدعت اس کے مخالف ہیں، وہ روح کے فنا کے قائل ہیں۔“

(إكمال المعلم بفوائد مسلم: ۳۰۶/۶)

نیز فرماتے ہیں:

وَأَنَّ مَذْهَبَ أَهْلِ السُّنَّةِ تَصْحِيحُ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ وَإِمْرَارُهَا عَلَى وَجْهِهَا لِصِحَّةِ طُرُقِهَا وَقَبُولِ السَّلَفِ لَهَا خِلَافًا لِجَمِيعِ الْخَوَارِجِ، وَمُعْظَمِ الْمُعْتَزِلَةِ، وَبَعْضِ الْمُرْجِيَّةِ؛ إِذْ لَا اسْتِحَالَةَ فِيهَا وَلَا رَدًّا لِلْعَقْلِ.

”اہل سنت ان احادیث کو صحیح مانتے ہیں اور جس طرح وارد ہوئی ہے، اسی طرح قبول کرتے ہیں، کیوں کہ اس کی اسانید صحیح ہیں اور سلف نے انہیں قبول کیا ہے۔ خوارج، اکثر معتزلہ اور بعض مرجیہ عذاب قبر کے قائل نہیں، حالانکہ اس میں کوئی عقلی بعد نہیں۔“

(إكمال المعلم بفوائد مسلم: ۴۰/۸)

قوام السنۃ، ابوقاسم، اسماعیل بن محمد اصہبانی رحمۃ اللہ علیہ (۴۵۷-۵۳۵ھ) لکھتے ہیں:

وَأَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَضَعْفَةُ الْقَبْرِ حَقٌّ.

”عذاب قبر حق ہے اور قبر کا جھٹکا بھی حق ہے۔“

(الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة: ۲۴۹/۱)

⑪ علامہ ابوبکر بن العربی (۴۶۸-۵۴۳ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ فِتْنَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ لَا رَيْبَ فِيهِ، وَقَدْ اصْطَفَقْتُ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالِدَّلِيلُ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ وَالْقُرْآنُ الْفَصِيحُ أَمَّا الْأَحَادِيثُ، فَهِيَ كَثِيرَةٌ لَا تُحْصَى، وَأَبِينُ وَأَشْهَرُ مَنْ أَنَّ تُسْتَقْصَى.

”اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فتنہ قبر بلا شک و شبہ حق ہے، اہل سنت و الجماعت کا اس پر اجماع ہے۔ ان کے دلائل بے شمار احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ ہیں۔ احادیث تو لاتعداد، واضح اور مشہور ہیں۔“

(المسالك في شرح الموطأ: ۲۹۷/۳)

علامہ حسین بن حسین جلیسی رحمۃ اللہ علیہ (۳۳۸-۴۰۳ھ) لکھتے ہیں:

وَلَمْ يُعْلَمْ أَهْلُ السُّنَّةِ خِلَافًا أَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ.

”عذاب قبر کو حق ماننے میں اہل سنت کے ہاں کوئی اختلاف معلوم نہیں۔“

(المنهاج في شعب الإيمان: ۴۸۹/۱)

محمد بن حسین، ابوعبدالرحمن السلمی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۴۱۲ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا الْأَخْبَارُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَبِالْغَةِ مَبْلَغُ الْإِسْتِفَاضَةِ.

”عذاب قبر کے متعلق روایات حد تو اتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔“

(فيض القدير للمناوي: ۳۳۲/۵)

شراح صحیح بخاری، علامہ ابن بطال (م: ۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ، يَجِبُ الْإِيمَانُ بِهِ وَالتَّسْلِيمُ لَهُ، وَهُوَ

مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ .

”عذاب قبر حق ہے۔ اس پر ایمان لانا اور اسے درست تسلیم کرنا واجب ہے۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔“

(شرح صحيح البخاري لابن بطال: ۳۲۴/۱)

نیز فرماتے ہیں:

وَفِيهِ : أَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَأَهْلُ السُّنَّةِ مُجْمِعُونَ عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ وَالتَّصَدِيقِ، وَلَا يُنْكِرُهُ إِلَّا مُبْتَدِعٌ .  
”اس حدیث کا مستفاد ہے کہ عذاب قبر حق ہے۔ اہل سنت اس پر ایمان لائے اور تصدیق کرنے پر متفق ہیں۔ اس کا منکر بدعتی ہی ہو سکتا ہے۔“

(شرح صحيح البخاري لابن بطال: ۳۸/۳)

علامہ، ابوالمظفر اسفرائینی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۴۷۱ھ) لکھتے ہیں:

وَفِي عَذَابِ الْقَبْرِ قَدْ بَلَغَتْ الْأَخْبَارُ حَدَّ التَّوَاتُرِ فِي الْمَعْنَى وَإِنْ كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا لَمْ يَبْلُغْ حَدَّ التَّوَاتُرِ فِي اللَّفْظِ فَأَنْكَرُوا مَا فِي ذَلِكَ مِنْ نُّصُوصِ الْقُرْآنِ .  
”عذاب قبر کی احادیث لفظی تو نہیں، البتہ معنوی تواتر کو ضرور پہنچتی ہیں۔ اہل بدعت نے تو اس بارے نصوص قرآنیہ بھی ٹھکرا دی ہیں۔“

(التبصير في الدين وتمييز الفرقة الناجية عن الفرق الهالكين، ص: ۶۷)

نیز فرماتے ہیں:

وَلَا يُنْكِرُ مَا اسْتَفَاضَ بِهِ الْأَخْبَارُ وَنَطَقَتْ بِهِ الْآيَاتُ مِنْ

الْأَحْيَاءَ فِي الْقَبْرِ إِلَّا مَنْ يُنَكِّرُ عُمُومَ قُدْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ  
أُنْكَرَ عُمُومَ قُدْرَتِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى كَانَ خَارِجًا عَنْ زُمْرَةِ  
أَهْلِ الْإِسْلَامِ.

”قرآنی آیات اور احادیث نبویہ پڑھنے والا قبر میں زندگی دیئے جانے کا انکار  
نہیں کر سکتا۔ اس کا انکار صرف وہی کر سکتا ہے، جو اللہ کو ہر چیز پر قادر نہ مانتا ہو  
اور جو اللہ کو قادر نہیں مانتا، وہ زمرہ مسلمانوں سے خارج ہے۔“

(التبصیر فی الدین وتمییز الفرقة الناجية عن الفرق الهالکین، ص: ۱۷۷)

علامہ ابو مظفر سمعانی رحمہ اللہ (۴۲۶-۴۸۹) لکھتے ہیں:

نَحْنُ إِذَا تَدَبَّرْنَا عَامَّةَ مَا جَاءَ فِي أَمْرِ الدِّينِ مِنْ ذِكْرِ صِفَاتِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا تَعَبَّدَ النَّاسُ بِهِ مِنْ اعْتِقَادِهِ وَكَذَلِكَ مَا ظَهَرَ  
بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَدَاوَلُوهُ بَيْنَهُمْ وَنَقَلُوهُ عَنْ سَلَفِهِمْ إِلَى أَنْ  
أَسْنَدُوهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِكْرِ  
عَذَابِ الْقَبْرِ وَسُؤَالِ الْمَلَائِكَةِ وَالْحَوْضِ وَالْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ  
وَصِفَاتِ الْجَنَّةِ وَصِفَاتِ النَّارِ وَتَخْلِيدِ الْفَرِيقَيْنِ فِيهِمَا أُمُورٌ  
لَا نَذْرُكَ حَقَائِقَهَا بِعُقُولِنَا وَإِنَّمَا وَرَدَ الْأَمْرُ بِقَبُولِهَا وَالْإِيمَانِ  
بِهَا . فَإِذَا سَمِعْنَا شَيْئًا مِنْ أُمُورِ الدِّينِ وَعَقَلْنَاهُ وَفَهَمْنَاهُ فَلِلَّهِ  
الْحَمْدُ فِي ذَلِكَ وَالشُّكْرُ وَمِنْهُ التَّوْفِيقُ وَمَا لَمْ يُمْكِنَّا إِذْرَاكَه  
وَفَهَمَهُ وَلَمْ تَبْلُغْهُ عُقُولُنَا آمَنَّا بِهِ وَصَدَّقْنَا وَاعْتَقَدْنَا أَنَّ هَذَا

مِنْ قَبْلِ رَبُّوبِيَّتِهِ وَقُدْرَتِهِ وَاکْتَفَيْنَا فِي ذَلِكَ بِعِلْمِهِ وَمَشِيَّتِهِ  
 وَقَالَ تَعَالَى فِي مِثْلِ هَذَا ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ  
 مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 ﴿وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ﴾ ثُمَّ نَقُولُ لِهَذَا  
 الْقَائِلِ الَّذِي يَقُولُ بُنِيَ دِينُنَا عَلَى الْعَقْلِ وَأَمَرْنَا بِاتِّبَاعِهِ  
 أَخْبَرْنَا إِذَا أَتَاكَ أَمْرٌ مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى يُخَالِفُ عَقْلَكَ فَبِأَيِّهِمَا  
 تَأْخُذُ بِالَّذِي تَعْقِلُ أَوْ بِالَّذِي تُؤْمَرُ فَإِنْ قَالَ بِالَّذِي أَعْقِلُ فَقَدْ  
 أَخْطَأَ وَتَرَكَ سَبِيلَ الْإِسْلَامِ وَإِنْ قَالَ إِنَّمَا آخُذُ بِالَّذِي جَاءَ مِنْ  
 عِنْدِ اللَّهِ فَقَدْ تَرَكَ قَوْلَهُ وَإِنَّمَا عَلَيْنَا أَنْ نَقْبَلَ مَا عَقَلْنَاهُ إِيْمَانًا  
 وَتَصَدِيقًا وَمَا لَمْ نَعْقِلْهُ قَبْلُنَا وَتَسْلِيمًا وَاسْتِسْلَامًا . وَهَذَا  
 مَعْنَى قَوْلِ الْقَائِلِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ إِنَّ الْإِسْلَامَ قَنْطَرَةٌ لَا تُعْبَرُ  
 إِلَّا بِالتَّسْلِيمِ فَنَسْأَلُ اللَّهَ التَّوْفِيقَ فِيهِ وَالثَّبَاتَ عَلَيْهِ وَأَنْ  
 يَتَّوَفَّاَنَا عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْهِ  
 وَفَضْلِهِ .

”جب ہم اللہ کی صفات یا اعتقادات میں غور و فکر کرتے ہیں، تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی متفقہ نقل اور متواتر سند سے منقول مسئلہ عذاب قبر، سوالات منکر نکیر، حوض، میزان، پل صراط، جنت و جہنم کی صفات اور فریقین کا جنت و

جہنم میں ہمیشہ رہنا، ایسے امور ہیں کہ عقل ان کے حقائق کے ادراک سے قاصر ہے، قرآنی حکیم انہیں قبول کرنے اور ان پر ایمان لانے کا کہتا ہے۔ اگر ہم کسی دینی حکم کو سمجھ لیتے ہیں تو الحمد للہ، اگر نہ سمجھ پائیں، ہماری عقل قاصر رہ جائے، تو بھی اس پر ایمان و اعتقاد لازم ہے۔ ہم تسلیم کریں گے کہ یہ اس کی شان ربوبیت اور اس کی قدرت ہے، ہمیں اس کا علم ہوا اتنا ہی کافی ہے، اللہ فرماتے ہیں: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلٌ﴾ 'میرے محبوب! لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے! کہ روح میرے رب کا امر ہے، تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔' اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ﴾ 'یہ صرف اتنا علم رکھتے ہیں، جتنا اللہ نے انہیں دیا ہے۔' جو کہتا ہے کہ دین کا ہر معاملہ عقل میں آنے والا ہے، ہمیں عقل ہی کے اتباع کا حکم ہے، ہم اس سے سوال کریں گے کہ اگر قرآن و سنت میں کوئی چیز آپ کی عقل کے خلاف آئے تو کیا کریں گے آپ؟ قرآن و سنت مانیں گے یا عقل؟ اگر تو اس نے کہا کہ عقل کی مانوں گا تو یہ اس کی خطا ہوگی، گویا اسلام کے راستے کو چھوڑ چکا اور اگر اس نے کہا کہ قرآن و سنت کی مانوں گا تو عرض کریں گے کہ آپ تو کہتے تھے کہ عقل ہی میزان ہے، اب عقل کو چھوڑا کیوں؟ ہم پر لازم ہے کہ ہم وہ حکم بھی مانیں، جسے عقل تسلیم کرتی ہے، وہ بھی مانیں، جسے تسلیم نہیں کرتی۔ اہل سنت کا کہنا ہے کہ اسلام پل ہے، اسے عبور کرنا ہے تو تسلیم و رضا کا پیکر بننا ہوگا۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل و احسان سے ملت رسول

عربی پر موت نصیب کرے۔“

(الانتصار لأصحاب الحديث: ۸۱-۸۳)

علامہ غزالی (۴۵۰-۵۰۵) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا عَذَابُ الْقَبْرِ فَقَدْ دَلَّتْ عَلَيْهِ قَوَاطِعُ الشَّرْعِ إِذْ تَوَاتَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بِالِاسْتِعَاذَةِ مِنْهُ فِي الْأَدْعِيَةِ، وَاشْتَهَرَ قَوْلُهُ عِنْدَ الْمُرُورِ بِقَبْرَيْنِ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَدَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ . النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا أَلِيَّةٌ، وَهُوَ مُمَكِّنٌ، فَيَجِبُ التَّصَدِيقُ بِهِ وَوَجْهُهُ إِمْكَانُهُ ظَاهِرٌ، وَإِنَّمَا تُنَكِّرُهُ الْمُعْتَزِلَةُ مِنْ حَيْثُ يَقُولُونَ إِنَّا نَرَى شَخْصَ الْمَيِّتِ مُشَاهِدَةً وَهُوَ غَيْرُ مُعَذَّبٍ وَإِنَّ الْمَيِّتَ رَبَّمَا تَفْتَرِسُهُ السِّبَاعُ وَتَأْكُلُهُ، وَهَذَا هَوَسٌ؛ أَمَّا مُشَاهِدَةُ الشَّخْصِ فَهُوَ مُشَاهِدَةٌ لِظَوَاهِرِ الْجِسْمِ، وَالْمُدْرِكُ لِلْعِقَابِ جُزْءٌ مِنَ الْقَلْبِ أَوْ مِنَ الْبَاطِنِ كَيْفَ كَانَ وَلَيْسَ مِنْ ضَرُورَةِ الْعَذَابِ ظُهُورُ حَرَكَةٍ فِي ظَاهِرِ الْبَدَنِ، بَلِ النَّاطِرُ إِلَى ظَاهِرِ النَّائِمِ لَا يُشَاهِدُ مَا يَدْرِكُهُ النَّائِمُ مِنَ اللَّذَّةِ عِنْدَ الْإِحْتِلَامِ وَمِنَ الْأَلَمِ عِنْدَ تَخِيلِ الضَّرْبِ وَغَيْرِهِ، وَلَوْ انْتَبَهَ النَّائِمُ وَأَخْبَرَ عَنْ



مُشَاهَدَاتِهِ وَالْأَمَةِ وَلَذَاتِهِ مَنْ لَمْ يَجْرِ لَهُ عَهْدٌ بِالنَّوْمِ لِبَادَرٍ  
إِلَى الْإِنْكَارِ اغْتِرَارًا بِسُكُونِ ظَاهِرِ جِسْمِهِ، كَمُشَاهَدَةِ إِنْكَارِ  
الْمُعْتَزَلَةِ لِعَذَابِ الْقَبْرِ وَأَمَّا الَّذِي تَأْكُلُهُ السَّبَاعُ فَعَايَةُ مَا فِي  
الْبَابِ أَنْ يَكُونَ بَطْنُ السَّبْعِ قَبْرًا، فِعَادَةُ الْحَيَاةِ إِلَى جُزْءٍ  
يُذَرِّكُ الْعَذَابَ مُمَكِّنٌ، فَمَا كُلُّ مُتَالِّمٍ يُذَرِّكُ الْآلَمَ مِنْ جَمِيعِ  
بَدَنِهِ، وَأَمَّا سُؤَالُ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فَحَقٌّ، وَالتَّصْدِيقُ بِهِ وَاجِبٌ  
لِوُرُودِ الشَّرْعِ بِهِ وَإِمْكَانِهِ .

”عذاب قبر پر شریعت کے قطعی دلائل موجود ہیں، کیوں کہ نبی کریم ﷺ اور  
اصحاب رسول ﷺ سے عذاب قبر سے پناہ کی دعائیں متواتر منقول ہیں۔ نبی  
کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے، تو فرمایا: انہیں عذاب دیا جا رہا  
ہے۔ یہ حدیث مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ  
سُوءُ الْعَذَابِ، النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا﴾ آل فرعون کو  
برے عذاب نے گھیر لیا، وہ صبح شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ ایسا ہونا  
ممکن ہے اور اس پر ایمان واجب ہے۔ معتزلہ عذاب قبر کے منکر ہیں، کہتے  
ہیں: ہم میت کو دیکھتے ہیں، ہم نے آج تک مشاہدہ نہیں کیا کہ کسی کو قبر میں  
عذاب دیا جا رہا ہو، میت کو درندے نوچ لیتے ہیں۔ یہ معتزلہ کا پاگل پن ہے۔  
حالاں کہ یہ لوگ سمجھتے نہیں کہ جس کا آپ مشاہدہ کرتے ہیں، وہ ظاہری جسم  
ہے۔ جب کہ عذاب کا تعلق دل اور جسم کے باطنی حصہ سے ہے، تو آپ کیسے

دیکھ سکتے ہیں؟ جسم کے اندر عذاب ہو رہا ہو، تو جسم کو حرکت دینے کی حاجت ہی نہیں۔ آپ ظاہری آنکھ سے وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے، جو سونے والا خواب میں دیکھتا ہے۔ معترکہ کو چاہئے کہ جب سونے والا اپنے نیند کے مشاہدے میں احتلام یا تکلیف وغیرہ کی خبر دے، تو انکار کر دیجئے گا کہ ہم نے تو نہیں دیکھا۔ قبر میں مشاہدہ نہیں ہوتا یا درندے کھا لیتے ہیں تو کوئی بڑی بات نہیں اللہ اس کے ہر جزو میں زندگی بھر کر اسے عذاب دے سکتا ہے، منکر نکیر کے سوال و جواب حق ہیں اور ان پر ایمان واجب ہے۔“

(الاقتصاد في الاعتقاد، ص: ۱۱۷، ۱۱۸)

علامہ ابو یعلیٰ رحمہ اللہ (م: ۵۲۱ھ) لکھتے ہیں:

ثُمَّ الْإِيمَانُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَبِمُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ (طہ: ۲۴) قَالَ أَصْحَابُ التَّفْسِيرِ عَذَابُ الْقَبْرِ..... مَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ فَهُوَ كَافِرٌ.

”پھر عذاب قبر اور منکر نکیر پر ایمان بھی واجب ہے، اللہ فرماتے ہیں: ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ اس کی قبر تنگ کر دی جائے گی۔ مفسرین کہتے ہیں: اس سے مراد عذاب قبر ہے۔ جو اس کا انکار کرتا ہے، وہ کافر ہے۔“

(الاعتقاد: ۳۲)

ابو الحسین، یحییٰ بن ابی الخیر یمنی شافعی رحمہ اللہ (م: ۵۵۸ھ) لکھتے ہیں:

وَأَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَأَنَّ مَسْأَلَةَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ.

”عذاب قبر حق ہے اور قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب بھی حق ہیں۔“

(الانتصار في الرد على المعتزلة القدرية الأشرار: ١/١٠٠)

⑬ شارح مسلم حافظ نووي رحمته الله (٢٣١-٦٤٦ هـ) لکھتے ہیں:

أَنَّ مَذْهَبَ أَهْلِ السُّنَّةِ إِثْبَاتُ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَدْ تَظَاهَرَتْ عَلَيْهِ دَلَائِلُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا﴾ الْآيَةُ، تَظَاهَرَتْ بِهِ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِوَايَةِ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَلَا يَمْتَنِعُ فِي الْعَقْلِ أَنْ يُعِيدَ اللَّهُ تَعَالَى الْحَيَاةَ فِي جُزْءٍ مِنَ الْجَسَدِ وَيُعَذِّبَهُ وَإِذَا لَمْ يَمْنَعَهُ الْعَقْلُ وَوَرَدَ الشَّرْعُ بِهِ وَجَبَ قَبُولُهُ وَاعْتِقَادُهُ وَقَدْ ذَكَرَ مُسْلِمٌ هُنَا أَحَادِيثَ كَثِيرَةً فِي إِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَسَمَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتٍ مَنْ يُعَذَّبُ فِيهِ وَسَمَاعِ الْمَوْتَى قَرَعَ نِعَالٍ دَافِنِيهِمْ وَكَلَامِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْقَلْبِ وَقَوْلُهُ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَسُؤَالِ الْمَلَائِكِينَ الْمَيِّتَ وَإِقْعَادِهِمَا إِيَّاهُ وَجَوَابِهِ لَهُمَا وَالْفَسْحَ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَعَرْضِ مَقْعَدِهِ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ وَسَبَقَ مُعْظَمُ شَرْحِ هَذَا فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ وَكِتَابِ الْجَنَائِزِ وَالْمَقْصُودُ أَنَّ مَذْهَبَ أَهْلِ السُّنَّةِ إِثْبَاتُ عَذَابِ الْقَبْرِ كَمَا ذَكَرْنَا خِلَافًا

لِلْخَوَارِجِ وَمُعْظَمِ الْمُعْتَزِلَةِ وَبَعْضِ الْمُرْجِيَّةِ .

”اہل سنت عذاب قبر کا اثبات کرتے ہیں۔ اس پر کتاب و سنت سے واضح دلائل موجود ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا﴾ ’وہ صبح و شام جہنم پر پیش کئے جاتے ہیں‘ اثبات عذاب قبر کی روایات بہت سی کتابوں میں بہت سے علاقوں میں موجود صحابہ سے مروی ہیں۔ اللہ بدن کے کسی جزء میں زندگی لٹانے پہ قادر ہے، اس میں کوئی عقلی بعد نہیں، جب بعد نہیں اور نصوص شریعت بھی اس کی موید ہیں تو واجب ہوا کہ اثبات عذاب قبر کا عقیدہ رکھا جائے۔ امام مسلم رحمہ اللہ عذاب قبر کے بارے میں بہت سی روایات لائے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب قبر کی آواز سننا، جب اسے عذاب دیا جا رہا تھا، مردوں کا دفنانے والوں کے قدموں کی چاپ سننا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل قلب سے گفتگو کرنا اور فرمانا کہ اب یہ آپ سے زیادہ سن رہے ہیں، فرشتوں کا مرنے والے سے سوال کرنا، اسے بٹھانا، میت کا سوالات کے جوابات دینا، قبر کا کشادہ ہونا، صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جانا، یہ سب کچھ شریعت میں موجود ہے۔ جن پر تفصیلی بحث کتاب الصلاة اور کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ عذاب قبر کا اثبات اہل سنت کا مذہب ہے، جب کہ خوارج، اکثر معتزلہ اور بعض مرجیہ اس کے منکر ہیں۔“

(شرح صحیح مسلم ۱۷/۲۰۰، ۲۰۱)

⑮ علامہ ابن قدامہ مقدسی (۵۴۱-۶۲۰ھ) لکھتے ہیں:

وَعَذَابُ الْقَبْرِ وَنَعِيمُهُ حَقٌّ وَقَدْ اسْتَعَاذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَأَمَرَ بِهِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَسُؤَالٌ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ حَقٌّ.

”عذاب قبر اور اس کی نعمتیں حق ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے قبر سے پناہ مانگی ہے اور ہر نماز میں پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ فتنہ قبر حق ہے۔ منکر و نکیر کا سوال جواب کرنا حق ہے۔“

(لمعة الاعتقاد، ص: ۳۱)

①۶ علامہ مفسر ابو حیان، اندلسی (۶۵۴-۷۴۵ھ) لکھتے ہیں:

وَأَهْلُ السُّنَّةِ وَالْكَرَامِيَّةُ أَثْبَتُوهُ بِلَا خِلَافٍ بَيْنَهُمْ، إِلَّا أَنَّ أَهْلَ السُّنَّةِ يَقُولُونَ يَحْيَا الْمَيِّتُ الْكَافِرُ فَيُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ، وَالْفَاسِقُ يَجُوزُ أَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهٖ، وَالْكَرَامِيَّةُ تَقُولُ يُعَذَّبُ وَهُوَ مَيِّتٌ وَالْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ قَدْ اسْتَفَاضَتْ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، فَوَجَبَ الْقَوْلُ بِهِ وَاعْتِقَادُهُ.

”اہل سنت اور کرامیہ بلا اختلاف عذاب قبر کا اثبات کرتے ہیں، ہاں! اہل سنت کہتے ہیں کہ کافر کی میت زندہ ہوگی، اسے عذاب دیا جائے گا۔ فاسق کو بھی عذاب ہو سکتا ہے اور کرامیہ کہتے ہیں کہ اسے مردہ حالت ہی میں عذاب دیا جائے گا۔ احادیث صحیحہ سے عذاب قبر کا اثبات ہوتا ہے، اس کا اقرار و اعتقاد واجب ہے۔“

(البحر المحيط في التفسير: ۲۱۱/۱)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فَاعْلَمُ أَنَّ مَذْهَبَ سَلَفِ الْأُمَّةِ وَأَثَمَتِهَا أَنَّ الْمَيِّتَ إِذَا مَاتَ  
يَكُونُ فِي نَعِيمٍ أَوْ عَذَابٍ، وَأَنَّ ذَلِكَ يَحْصُلُ لِرُوحِهِ وَلِبَدَنِهِ .  
”جان لیجے! سلف اور ائمہ کا مذہب ہے کہ انسان مرنے کے بعد نعمتوں میں  
ہوتا ہے یا عذاب میں اور یہ عذاب و نعم روح و بدن دونوں کے ساتھ ہوتے  
ہیں۔“

(مجموع الفتاویٰ: ۲۶۶/۴)

⑭ شیخ الاسلام ثانی علامہ ابن القیمؒ (۶۹۱-۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:  
وَهَذَا كَمَا أَنَّهُ مُقْتَضَى السُّنَّةِ الصَّحِيحَةِ فَهُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ  
أَهْلِ السُّنَّةِ .

”صحیح احادیث اسی کا تقاضہ کرتی ہیں۔ یہ اہل سنت کا اجماعی مذہب ہے۔“

(الروح، ص: ۵۷)

نیز لکھتے ہیں:

فَالْأَخْبَارُ الْوَارِدَةُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَالشَّفَاعَةِ وَالْحَوْضِ  
وَرُؤْيَا رَبِّ تَعَالَى وَتَكْلِيمِهِ عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَحَادِيثُ  
عُلُوِّهِ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ عَلَى عَرْشِهِ، وَأَحَادِيثُ إِثْبَاتِ الْعَرْشِ،  
وَالْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ فِي إِثْبَاتِ الْمَعَادِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ نَحْوُ  
ذَلِكَ مِمَّا يُعْلَمُ بِالِاضْطِرَارِ أَنَّ الرَّسُولَ جَاءَ بِهَا كَمَا يُعْلَمُ  
بِالِاضْطِرَارِ أَنَّهُ جَاءَ بِالتَّوْحِيدِ وَفَرَائِضِ الْإِسْلَامِ وَأَرْكَانِهِ،

وَجَاءَ بِإِثْبَاتِ الصِّفَاتِ لِلرَّبِّ تَعَالَى، فَإِنَّهُ مَا مِنْ بَابٍ مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ إِلَّا وَقَدْ تَوَاتَرَ فِيهِ الْمَعْنَى الْمَقْصُودُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَاتُرًا مَعْنَوِيًّا لِنَقْلِ ذَلِكَ عَنْهُ بِعِبَارَاتٍ مُتَنَوِّعَةٍ مِنْ وُجُوهِ مُتَعَدِّدَةٍ يَمْتَنِعُ فِي مِثْلِهَا فِي الْعَادَةِ التَّوَاطُّؤُ عَلَى الْكَذِبِ عَمْدًا أَوْ سَهْوًا، وَإِذَا كَانَتِ الْعَادَةُ الْعَامَّةُ وَالْخَاصَّةُ الْمَعْهُودَةُ مِنْ حَالِ سَلَفِ الْأُمَّةِ وَخَلَفِهَا تَمْنَعُ التَّوَاطُّؤَ عَلَى الْإِتِّفَاقِ عَلَى الْكَذِبِ فِي هَذِهِ الْأَخْبَارِ، وَيَمْتَنِعُ فِي الْعَادَةِ وَقُوعُ الْغَلَطِ فِيهَا، أَفَادَتِ الْعِلْمُ وَالْيَقِينُ.

”عذاب قبر، حوض، شفاعت، جنت میں رویت خداوندی، اللہ کا بندوں سے کلام کرنا، احادیث علو، اللہ کا آسمانوں پر بلند ہونا، اثبات عرش اور جنت و جہنم وغیرہ کی احادیث، ان احادیث میں سے ہیں، جن کے متعلق یہ یقین ہو کہ یہ نبی کریم ﷺ کے فرامین عالیہ ہیں، جیسا کہ یہ مانے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ نبی کریم ﷺ تو حید، فرائض اسلام، ارکان اسلام اور اثبات صفات کرنے کے لیے تشریف لائے۔ ان میں سے ہر مسئلہ میں مروی احادیث متواتر معنوی کے درجہ کی ہیں، کیوں کہ یہ مختلف متون اور متنوع اسانید و طرق سے وارد ہوئی ہیں۔ ایسی صورت میں جان بوجھ کر یا بھولے سے جھوٹ پر متفق ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ جب ایک چیز اتنی عام ہے کہ سلف سے اب تک مسلسل اس پر گفتگو ہو رہی ہے، تو اس صورت میں جھوٹ پر سب کا اتفاق کیسے ہو سکتا ہے؟ اس میں

غلطی کا وقوع عادتاً محال ہوگا، لہذا یہ احادیث علم یقینی کا فائدہ دیتی ہیں۔“

(مختصر الصواعق المرسلۃ علی الجہمیۃ و المعطلۃ، ص: ۵۴۸)

علامہ ابن ابی العزیز رحمہ اللہ (۷۷۱-۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثُبُوتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيمِهِ لِمَنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا، وَسُؤَالِ الْمَلَائِكِينَ، فَيَجِبُ اعْتِقَادُ ثُبُوتِ ذَلِكَ وَالْإِيمَانُ بِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ فِي كَيْفِيَّتِهِ، إِذْ لَيْسَ لِلْعَقْلِ وَقُوفٌ عَلَى كَيْفِيَّتِهِ، لِكُونِهِ لَا عَهْدَ لَهُ بِهِ فِي هَذِهِ الدَّارِ، وَالشَّرْعُ لَا يَأْتِي بِمَا تُحِيلُهُ الْعُقُولُ، وَلَكِنَّهُ قَدْ يَأْتِي بِمَا تَحَارُّ فِيهِ الْعُقُولُ: فَإِنَّ عَوْدَ الرُّوحِ إِلَى الْجَسَدِ لَيْسَ عَلَى الْوَجْهِ الْمَعْهُودِ فِي الدُّنْيَا، بَلْ تَعَادُ الرُّوحُ إِلَيْهِ إِعَادَةً غَيْرَ الْإِعَادَةِ الْمَأْلُوفَةِ فِي الدُّنْيَا.

”قبر میں عذاب و ثواب اور فرشتوں کے سوال و جواب کے ثبوت پر متواتر احادیث موجود ہیں۔ انہیں ثابت سمجھنا اور ایمان لانا واجب ہے۔ اس کی کیفیت نہیں پوچھی جائے گی۔ عقل اس کے ادراک سے قاصر ہے، کیوں کہ یہ عقل کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ شریعت کا کوئی حکم خلاف عقل نہیں، لیکن شریعت بعض ایسی چیزیں ضرور بیان کرتی ہے، جن سے عقل حیران ہو جاتی ہے۔ قبر میں روح لوٹائے جانے کی کیفیت دنیا جیسی نہیں، بل کہ اس کی اپنی ایک خاص ہیئت ہے۔“





(شرح العقيدة الطحاوية، ص: ۳۹۹)

نیز فرماتے ہیں:

وَذَهَبَ إِلَى مُوجِبِ هَذَا الْحَدِيثِ جَمِيعُ أَهْلِ السُّنَّةِ  
وَالْحَدِيثِ، وَلَهُ شَوَاهِدٌ مِنَ الصَّحِيحِ .

”اس حدیث (اثبات عذاب قبر) کو تمام اہل سنت والحدیث مانتے ہیں۔ صحیح  
احادیث میں اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔“

(شرح العقيدة الطحاوية، ص: ۳۹۸)

نیز لکھتے ہیں:

وَلَيْسَ السُّؤَالُ فِي الْقَبْرِ لِلرُّوحِ وَحْدَهَا، كَمَا قَالَ ابْنُ حَزْمٍ  
وَعِيزَةُ، وَأَفْسَدُ مِنْهُ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ لِلْبَدَنِ بِلا رُوحٍ  
وَأَلَّا حَدِيثُ الصَّحِيحَةِ تَرُدُّ الْقَوْلَيْنِ وَكَذَلِكَ عَذَابُ الْقَبْرِ  
يَكُونُ لِلنَّفْسِ وَالْبَدَنِ جَمِيعًا، بِاتِّفَاقِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ،  
تَنَعَّمَ النَّفْسُ وَتُعَذَّبُ مُفْرَدَةً عَنِ الْبَدَنِ وَمُتَّصِلَةً بِهِ . وَاعْلَمْ أَنَّ  
عَذَابَ الْقَبْرِ هُوَ عَذَابُ الْبَرْزَخِ، فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَهُوَ مُسْتَحِقٌّ  
لِلْعَذَابِ نَالَهُ نَصِيبُهُ مِنْهُ، قَبْرًا أَوْ لَمْ يُقْبَرْ، أَكَلَتْهُ السِّبَاعُ أَوْ  
اخْتَرَقَ حَتَّى صَارَ رَمَادًا وَنُسِفَ فِي الْهَوَاءِ، أَوْ صُلِبَ أَوْ  
غَرِقَ فِي الْبَحْرِ وَصَلَ إِلَى رُوحِهِ وَبَدَنِهِ مِنَ الْعَذَابِ مَا يَصِلُ  
إِلَى الْمَقْبُورِ وَمَا وَرَدَ مِنْ إَجْلَاسِهِ وَاخْتِلَافِ أَضْلَاعِهِ وَنَحْوِ

ذَلِكَ فَيَجِبُ أَنْ يُفْهَمَ عَنِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مُرَادُهُ مِنْ غَيْرِ غُلُوٍّ وَلَا تَقْصِيرٍ، فَلَا يُحْمَلُ كَلَامُهُ مَا لَا  
 يَحْتَمِلُهُ، وَلَا يُقَصَّرُ بِهِ عَنْ مُرَادِهِ وَمَا قَصَدَهُ مِنَ الْهُدَى  
 وَالْبَيَانِ، فَكَمْ حَصَلَ بِإِهْمَالِ ذَلِكَ وَالْعُدُولِ عَنْهُ مِنَ الضَّلَالِ  
 وَالْعُدُولِ عَنِ الصَّوَابِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ بَلْ سُوءُ الْفَهْمِ  
 عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَضَلُّ كُلِّ بِدْعَةٍ وَضَلَالَةٍ نَشَأَتْ فِي  
 الْإِسْلَامِ، وَهُوَ أَضَلُّ كُلِّ خَطَا فِي الْفُرُوعِ وَالْأَصُولِ، وَلَا  
 سِيَّمَا إِنْ أُضِيفَ إِلَيْهِ سُوءُ الْقَصْدِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ .  
 فَالْحَاصِلُ أَنَّ الدُّورَ ثَلَاثٌ، دَارُ الدُّنْيَا، وَدَارُ الْبَرْزَخِ، وَدَارُ  
 الْقَرَارِ، وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ دَارٍ أَحْكَامًا تَخْصُهَا، وَرَكَّبَ هَذَا  
 الْإِنْسَانَ مِنْ بَدَنٍ وَنَفْسٍ، وَجَعَلَ أَحْكَامَ الدُّنْيَا عَلَى الْبَدَنِ،  
 وَالْأَرْوَاحِ تَبَعَ لَهَا، وَجَعَلَ أَحْكَامَ الْبَرْزَخِ عَلَى الْأَرْوَاحِ،  
 وَالْأَبْدَانِ تَبَعَ لَهَا، فَإِذَا جَاءَ يَوْمُ حَشْرِ الْأَجْسَادِ وَقِيَامِ النَّاسِ  
 مِنْ قُبُورِهِمْ صَارَ الْحُكْمُ وَالنَّعِيمُ وَالْعَذَابُ عَلَى الْأَرْوَاحِ  
 وَالْأَجْسَادِ جَمِيعًا فَإِذَا تَأَمَّلْتَ هَذَا الْمَعْنَى حَقَّ التَّأَمُّلِ، ظَهَرَ  
 لَكَ أَنَّ كَوْنَ الْقَبْرِ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةً مِنْ حُفَرِ  
 النَّارِ مُطَابِقٌ لِلْعَقْلِ، وَأَنَّهُ حَقٌّ لَا مَرِيَةَ فِيهِ، وَبِذَلِكَ يَتَمَيَّزُ

الْمُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ غَيْرِهِمْ وَيَجِبُ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ النَّارَ الَّتِي  
 فِي الْقَبْرِ وَالنَّعِيمَ، لَيْسَ مِنْ جِنْسِ نَارِ الدُّنْيَا وَلَا نَعِيمِهَا، وَإِنْ  
 كَانَ اللَّهُ تَعَالَى يَحْمِي عَلَيْهِ التُّرَابَ وَالْحِجَارَةَ الَّتِي فَوْقَهُ  
 وَتَحْتَهُ حَتَّى يَكُونَ أَعْظَمَ حَرًّا مِنْ جَمْرِ الدُّنْيَا، وَلَوْ مَسَّهَا  
 أَهْلُ الدُّنْيَا لَمْ يُحْسُوا بِهَا بَلْ أَعْجَبُ مِنْ هَذَا أَنَّ الرَّجُلَيْنِ  
 يُدْفَنُ أَحَدُهُمَا إِلَى جَنْبِ صَاحِبِهِ، وَهَذَا فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ،  
 وَهَذَا فِي رَوْضَةٍ مِنَ رِيَاضِ الْجَنَّةِ . لَا يَصِلُ مِنْ هَذَا إِلَى  
 جَارِهِ شَيْءٌ مِنْ حَرِّ نَارِهِ، وَلَا مِنْ هَذَا إِلَى جَارِهِ شَيْءٌ مِنْ  
 نَعِيمِهِ، وَقُدْرَةُ اللَّهِ أَوْسَعُ مِنْ ذَلِكَ وَأَعْجَبُ، وَلَكِنَّ النَّفُوسَ  
 مُوَلَّعَةً بِالتَّكْذِيبِ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ عِلْمًا وَقَدْ أَرَانَا اللَّهُ فِي  
 هَذِهِ الدَّارِ مِنْ عَجَائِبِ قُدْرَتِهِ مَا هُوَ أَبْلَغُ مِنْ هَذَا بِكَثِيرٍ وَإِذَا  
 شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُطْلِعَ عَلَى ذَلِكَ بَعْضَ عِبَادِهِ أَطْلَعَهُ وَغَيْبَهُ عَنْ  
 غَيْرِهِ، وَلَوْ أَطْلَعَ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ لَزَالَتْ حِكْمَةُ  
 التَّكْلِيفِ وَالْإِيمَانِ بِالْغَيْبِ، وَلَمَّا تَدَافَنَ النَّاسُ، كَمَا فِي  
 الصَّحِيحِ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا  
 لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَا أَسْمَعُ .  
 ”ابن حزم رحمته الله وغيره كايه نظريه كه قبر ميں صرف روح كو سوال هوگا، درست

نہیں۔ ان کا نظریہ تو اور بھی برا ہے، جو کہتے ہیں کہ عذاب صرف جسم کو ہوگا روح کو نہیں۔ احادیث صحیحہ سے دونوں نظریات کا بطلان ثابت ہوتا ہے۔ اہل سنت کا اجماع ہے کہ عذاب قبر روح اور بدن دونوں کو ہوگا، جزا و سزا روح کو الگ سے بھی ملے گی اور جب بدن کے ساتھ ہوگی تب بھی۔ یاد رکھئے! کہ عذاب قبر ہی عذاب برزخ ہے، ہر مستحق عذاب مرنے کے بعد اپنی سزا پالے گا، اسے قبر میں دفنایا جائے، درندوں کی خوراک بن جائے، جل جائے، مٹی بن جائے، ہوا میں بکھر جائے یا پانیوں میں غرق ہو جائے، اس کی روح اور بدن کو وہ عذاب پہنچتا رہے گا جو قبر میں ہونا تھا، نبی کریم ﷺ کی حدیث پر بلا کمی بیشی ایمان لے آئیے، آپ کی حدیث میں بے وجہ احتمالات نہ پیدا کیجئے، اس کے ہدایت پر مبنی مفہوم میں جھول نہ لائیے، اللہ ہی جانتا ہے کہ ان لوگوں کی تعداد کیا ہے، جو حدیث نبی ﷺ کے ساتھ اس طرح کارویہ اپنا کر جادہ حق سے بھٹک گئے، یاد رکھئے! اللہ انہم ہی ہر بدعت و ضلالت کی ماں ہے، یہ ہر خطا کی اصل اصول ہے، گو کہ برا ارادہ بھی ان برائیوں کا موجب ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جہان تین ہیں، دنیا، جہان برزخ اور جہان قرار، ہر جہان کے احکام اس کے ساتھ ہی خاص ہیں، انسان بدن و روح کا مرکب ہے، تو احکام دنیا، بدن و روح پر لاگو ہوں گے، احکام برزخ بھی بدن و روح پر لاگو ہیں، جب حشر کا دن ہوگا، تو عذاب و ثواب بدن اور روح دونوں پر ہوگا، آپ جان چکے ہیں کہ قبر کا باغیچہ جنت ہونا یا پاتال جہنم ہونا عقل کے عین موافق ہے، حق ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں، اسی سے مومن و غیر مومن کی تمیز ہوتی ہے،

لا زما جان لیجئے! کہ قبر کی جزاء و سزاء دنیا کی جزاء و سزاء سے الگ ہیں، ممکن ہے کہ اللہ قبر کی مٹی اور پتھروں ہی کو مرنے والے کے لئے اتنا گرم کر دے کہ وہ انگارے سے زیادہ تکلیف دہ ہو، جب کہ زندہ اسے ہاتھ لگائیں تو انہیں محسوس بھی نہ ہو، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ساتھ لیٹے دو شخص ایک نار جہنم میں ہو دوسرا باغ جنت میں۔ اس کو پڑوس سے جہنم کی آگ نہ لپیٹے، جہنم والے کو پڑوسی کی جنت سے مس نہ ہو، اللہ کی قدرت اس سے بھی بلند اور بالا ہے، لیکن مصیبت ہے کہ انسان ان چیزوں کا انکاری ہو جاتا ہے جو اس کی عقل میں سامانہ پائیں، حالاں کہ اللہ نے ہمیں اس دنیا میں ہی ایسے عجائب دکھا رکھے ہیں جو عذاب قبر سے بھی زیادہ تعجب خیز ہیں، جب اللہ چاہتا ہے اپنے بندوں پر بعض چیزیں ظاہر کر دیتا ہے، اگر اللہ ہر بندے پر یہ چیزیں ظاہر کر دے تو مکلف بنانے اور ایمان بالغیب کی حکمت باقی نہ رہتی، لوگ مردوں کو دفنانا چھوڑ دیتے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے ڈرنہ ہوتا کہ آپ مردوں کو دفنانا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ آپ کو قبر میں عذاب دیئے جانے والوں کی آواز سنا دیتا۔“

(شرح العقيدة الطحاوية : ۴۰۰، ۴۰۱)

①۹ مفسر قرآن، مورخ اسلام، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ، (۷/۷۷۷) لکھتے ہیں:

وَهَذِهِ الْآيَةُ أَصْلُ كَبِيرٍ فِي اسْتِدْلَالِ أَهْلِ السُّنَّةِ عَلَى عَذَابِ  
الْبَرْزَخِ فِي الْقُبُورِ، وَهِيَ قَوْلُهُ: ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا  
وَعَشِيًّا﴾.

”قبر میں برزخی عذاب کے اثبات پر یہ آیت اہل سنت کی عظیم دلیل ہے:  
﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا﴾ (وہ صبح و شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں۔)“

(تفسیر ابن کثیر: ۱۴۶/۶)

② علامہ مفسر قرطبی رحمہ اللہ (۶۰۰-۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

فَتَضَمَّنَتِ السُّورَةُ الْقَوْلَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَدْ ذَكَّرْنَا فِي  
كِتَابِ التَّذْكَرَةِ أَنَّ الْإِيمَانَ بِهِ وَاجِبٌ، وَالتَّصَدِيقُ بِهِ لَازِمٌ،  
حَسْبَمَا أَخْبَرَ بِهِ الصَّادِقُ، وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحْيِي الْعَبْدَ  
الْمُكَلَّفَ فِي قَبْرِهِ، بَرْدَ الْحَيَاةِ إِلَيْهِ، وَيَجْعَلُ لَهُ مِنَ الْعَقْلِ فِي  
مِثْلِ الْوَصْفِ الَّذِي عَاشَ عَلَيْهِ، لِيَعْقِلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ، وَمَا  
يُجِيبُ بِهِ، وَيَفْهَمَ مَا آتَاهُ مِنْ رَبِّهِ، وَمَا أَعَدَّ لَهُ فِي قَبْرِهِ، مِنْ  
كَرَامَةٍ وَهَوَانٍ، وَهَذَا هُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَالَّذِي عَلَيْهِ  
الْجَمَاعَةُ مِنَ أَهْلِ الْمِلَّةِ.

”سورۃ عذاب قبر پر دال ہے۔ ہم اپنی کتاب ”التذکرۃ“ میں بیان کر چکے ہیں  
کہ اس پر ایمان واجب اور اس کی تصدیق لازم ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ  
نے بیان فرمایا کہ اللہ مکلف بندے کو قبر میں زندہ کرے گا، اس کی طرف زندگی  
لوٹائے گا۔ اسے دنیا جیسی عقل دی جائے گی، تاکہ سوال و جواب سمجھ پائے،  
اللہ کی عطاؤں کا شعور ہو، اس کی تکریم یا عذاب، جو قبر میں اس کے لئے رکھا گیا

ہے، سمجھ سکے، یہ اہل سنت کا مذہب ہے، اسی موقف پر اہل ملت کی ایک جماعت ہے۔“

(تفسیر قرطبی: ۱۷۳/۲۰)

نیز فرماتے ہیں:

أُنْكَرَتِ الْمُطْلَحَةُ مَنْ تَمَذَّهَبَ مِنَ الْإِسْلَامِيِّينَ بِمَذْهَبِ  
الْفَلَا سِفَةِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَنَّهُ لَيْسَ لَهُ حَقِيقَةٌ .

”بے دین ملحد فلسفیوں نے عذاب قبر کا انکار کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔“

(التذكرة بأحوال المَوْتَى وأُمُورِ الآخِرَةِ، ص: ۳۷۱)

(۲۱) علامہ ابن دین العید رحمہ اللہ (۶۳۵-۷۰۲ھ) لکھتے ہیں:

تَصْرِيحُهُ بِإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ عَلَى مَا هُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ  
وَأَشْتَهَرَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ .

”انہوں نے مذہب اہل سنت کے مطابق عذاب قبر کے اثبات کی تصریح کی ہے۔ اس بارے میں احادیث مشہور ہیں۔“

(أحكام الأفهام شرح عمدة الأحكام: ۲۳۲/۱)

(۲۲) علامہ فاکہانی (۶۵۴-۷۳۴ھ) لکھتے ہیں:

نَصُّ صَرِيحٍ عَلَى إِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ أَجَارَنَا اللَّهُ مِنْهُ كَمَا هُوَ  
مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَقَدْ أَشْتَهَرَتْ الْأَخْبَارُ بِذَلِكَ .

”عذاب قبر کے اثبات پر صریح نص موجود ہے۔ اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔“

کھے۔ یہ اہل سنت کا مذہب ہے اور اس بارے احادیث بہت مشہور ہیں۔“

(ریاض الأفہام شرح عمدة الأحکام: ۱/۲۳۲)

(۲۳) علامہ ابن العطار رحمہ اللہ (۶۵۴-۷۲۴ھ) فرماتے ہیں:

دَلِيلٌ عَلَىٰ إثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ؛ وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَهُوَ مِمَّا يَجِبُ اعْتِقَادُ حَقِيقَتِهِ، وَهُوَ مِمَّا نَقَلَتْهُ الْأُمَّةُ مُتَوَاتِرًا؛ فَمَنْ أَنْكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ، أَوْ نَعِيمَهُ، فَهُوَ كَافِرٌ؛ لِأَنَّهُ كَذَّبَ اللَّهَ تَعَالَى، وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فِي خَبَرِهِمَا.

”یہ عذاب قبر کے اثبات پر دلیل ہے۔ یہ اہل سنت کا مذہب ہے۔ اس پر اعتقاد واجب ہے۔ اسے امت نے تواتر کے ساتھ بیان کیا ہے، جس نے عذاب قبر کا انکار کیا، وہ کافر ہے کیوں کہ اس نے اللہ اور رسول کو جھٹلادیا ہے۔“

(العدة في شرح العمدة في أحاديث الأحکام: ۱/۱۳۹، ۱۴۰)

(۲۴) علامہ ابن سید الناس رحمہ اللہ (۶۷۱-۷۳۴ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ التَّصْرِيحُ بِإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ عَلَى مَا هُوَ الْمَعْرُوفُ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَاشْتَهَرَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ، مِنْهَا قَوْلُهُ: عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْلَا أَنْ تُدَافِنُوا لَدَعَوْتُ أَنْ يُسَمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

”اس میں تصریح ہے کہ عذاب قبر ثابت ہے، اہل سنت کے ہاں یہی معروف ہے، اس کے بارے میں احادیث مشہور ہیں، ان میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے: اگر مجھے ڈرنہ ہوتا کہ آپ مردوں کو دفنانا چھوڑ دو گے، تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ آپ کو ان کی آواز سنائے، جنہیں قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“



(النَّفْحُ الشَّدِيدِي شرح جامع الترمذي: ١٨٢/٢)

(۲۵) شارح بخاری علامہ کرمانی (۷۱۷-۷۸۶ھ) لکھتے ہیں:

مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ إِثْبَاتُ عَذَابِ الْقَبْرِ، لِأَنَّ الْعَقْلَ لَا يَمْنَعُهُ  
وَالشَّرْعُ وَرَدَ بِهِ فَوَجَبَ قُبُولُهُ وَلَا يَمْنَعُ مِنْهُ تَفَرُّقُ الْأَجْزَاءِ  
فَإِنْ قِيلَ نَحْنُ نُشَاهِدُ الْمَيِّتَ عَلَى حَالِهِ فَكَيْفَ يُسْأَلُ وَيُقْعَدُ  
وَيُضْرَبُ؟ فَالْجَوَابُ أَنَّهُ غَيْرُ مُمْتَنِعٍ كَالنَّائِمِ فَإِنَّهُ يَجِدُ الْمَاءَ  
وَاللَّذَّةَ، وَنَحْنُ لَا نُحِسُّهُ وَكَذَا كَانَ جَبْرِيلُ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ الْحَاضِرُونَ.

”اہل سنت کا مذہب عذاب قبر کا اثبات ہے۔ اس پر شریعت کی نصوص موجود  
ہیں اور یہ عقلاً محال بھی نہیں، سوا سے قبول کرنا واجب ہے، اعضائے جسمانی کا  
مختلف ٹکڑوں میں ہونا بھی عذاب قبر کو مانع نہیں۔ اگر کوئی کہے کہ میت ویسے ہی  
پڑی رہتی ہے، اسے کب بٹھایا جاتا ہے، سوال کیا جاتا ہے یا مارا جاتا ہے، کبھی  
مشاہدہ نہیں ہوا؟ تو جواب یہ ہے کہ مشاہدے کے بغیر ایسا ہو جانا ممکن ہے۔  
آپ سوئے ہوئے شخص کو نہیں دیکھتے، وہ تکلیف بھی محسوس کرتا ہے، لذت  
محسوس کرتا ہے، مگر ہم نہیں دیکھ پاتے، اسی طرح جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ سے  
گفتگو کیا کرتے تھے، مگر حاضرین سن یا دیکھ نہیں پاتے تھے۔“

(الکوکب الدراري في شرح صحيح البخاري: ١١٨/٧)

(۲۶) علامہ مغطائی حنفی (۶۸۹-۷۶۲ھ) لکھتے ہیں:

وَفِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ وَغَيْرِهَا إِثْبَاتُ عَذَابِ الْقَبْرِ عَلَى مَا هُوَ

الْمَعْرُوفُ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَاشْتَهَرَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ.

”ان اور دیگر احادیث میں عذاب قبر کا اثبات ہے، جیسا کہ اہل سنت کے ہاں معروف ہے اور اس کے بارے میں روایات مشہور ہیں۔“

(شرح ابن ماجہ: ۱/۱۵۹)

علامہ شاطبی رحمہ اللہ (م: ۷۹۰ھ) لکھتے ہیں:

مَسْأَلَةُ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَهِيَ أَسْهَلُ وَلَا بُعْدَ وَلَا نَكِيرَ فِي كَوْنِ  
الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِرَدِّ الرُّوحِ إِلَيْهِ عَارِيَةً ثُمَّ تَعْذِيبُهُ عَلَى وَجْهِ لَا  
يَقْدِرُ الْبَشَرُ عَلَى رُؤْيَيْهِ كَذَلِكَ وَلَا سَمَاعِهِ، فَنَحْنُ نَرَى  
الْمَيِّتَ يُعَالِجُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَيُخْبِرُ بِالْآلَمِ لَا مَزِيدَ عَلَيْهَا  
وَلَا نَرَى عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ أَثَرًا وَكَذَلِكَ أَهْلُ الْأَمْرَاضِ الْمُؤَلِّمَةِ،  
وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ مِمَّا نَحْنُ فِيهِ مِثْلُهَا، فَلَمَّاذَا يُجْعَلُ اسْتِيعَادُ  
الْعَقْلِ صَادًّا فِي وَجْهِ التَّصْديقِ بِأَقْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

”عذاب قبر کا مسئلہ عام فہم ہے، بعد از عقل نہیں ہے۔ اس میں کوئی نکارت نہیں کہ عاریۃ روح لوٹا کر ایسی صورت میں عذاب دیا جائے کہ انسان اسے دیکھنے، سننے پر قادر نہ ہوئے۔ ہم قریب المرگ لوگوں کو دیکھتے ہیں، سکرَاتِ موت کی حالت میں ہوتا ہے، وہ صرف تکلیف کی خبر دیتا ہے، نہ ہم اس کا اثر اس پر دیکھتے ہیں۔ یہی صورت حال تکلیف میں مبتلا مریضوں کی ہے، ہم دیکھ

نہیں پاتے، تو پھر کیوں عقل کو اخبار رسول ﷺ ٹھکرانے کا ذریعہ بنائیں؟“

(الاعتصام: ۸۴۲/۲-۸۴۳)

(۲۷) علامہ عراقی رحمہ اللہ (۷۲۵-۸۰۶ھ) لکھتے ہیں:

وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَقَدْ تَظَاهَرَتْ عَلَيْهِ أَدِلَّةُ الْكِتَابِ  
وَالسُّنَّةِ وَلَا يَمْتَنِعُ فِي الْعَقْلِ أَنْ يُعِيدَ اللَّهُ تَعَالَى الْحَيَاةَ فِي  
جُزْءٍ مِّنَ الْجَسَدِ وَيُعَذِّبَهُ، وَإِذَا لَمْ يَمْنَعَهُ الْعَقْلُ وَوَرَدَ بِهِ  
الشَّرْعُ وَجَبَ قَبُولُهُ، وَقَدْ خَالَفَ فِي ذَلِكَ الْخَوَارِجُ وَمُعْظَمُ  
الْمُعْتَزِلَةِ وَبَعْضُ الْمُرْجِيَّةِ وَنَفَوْا ذَلِكَ.

”یہ اہل سنت کا مذہب ہے۔ اس بارے میں قرآن و سنت کے دلائل واضح  
ہیں۔ عقل اس بات کا انکار نہیں کرتی کہ اللہ تعالیٰ جسم کے کسی جزو میں زندگی لوٹا  
دے اور اسے عذاب دے۔ اس پر قرآن و سنت کے دلائل اور عقل کی موافقت  
موجود ہے، لہذا اسے تسلیم کرنا واجب ہے۔ خوارج، اکثر معتزلہ اور بعض مرجیہ  
اس کا انکار کرتے ہیں۔“

(طُرْحُ التَّقْرِيبِ فِي شَرْحِ التَّشْرِيبِ: ۳۰۶/۳)

(۲۸) علامہ طیبی (م: ۷۴۳ھ) لکھتے ہیں:

اعْلَمْ أَنَّ مَذْهَبَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ إِثْبَاتُ عَذَابِ الْقَبْرِ،  
وَقَدْ تَظَاهَرَتْ عَلَيْهِ الدَّلَائِلُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، قَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى: ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا﴾ الْآيَةُ، وَأَمَّا

الْحَادِيثُ فَلَا تُحْصَى كَثْرَةٌ، وَلَا مَانِعٌ فِي الْعَقْلِ أَنْ يَخْلُقَ  
 اللَّهُ تَعَالَى الْحَيَوَةَ فِي جُزْءٍ مِّنَ الْجَسَدِ أَوْ فِي جَمِيعِهِ عَلَى  
 الْخِلَافِ بَيْنَ الْأَصْحَابِ فَيُثَبِّتُهُ وَيُعَذِّبُهُ، وَإِذَا لَمْ يَمْنَعُهُ  
 الْعَقْلُ وَوَرَدَ الشَّرْعُ بِهِ وَجَبَ قَبُولُهُ وَاعْتِقَادُهُ وَلَا يَمْنَعُ مِنْ  
 ذَلِكَ كَوْنُ الْمَيِّتِ قَدْ تَفَرَّقَتْ أَجْزَاؤُهُ، كَمَا يُشَاهَدُ فِي الْعَادَةِ،  
 أَوْ أَكَلَتْهُ السَّبَاعُ وَالطُّيُورُ وَحَيْثَانُ الْبَحْرِ، كَمَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
 يُعِيدُهُ لِلْمَحْشَرِ، وَهُوَ سُبْحَانَهُ قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ.

”اہل سنت کا مذہب عذاب قبر کا اثبات ہے۔ اس پر کتاب و سنت کے دلائل واضح ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا﴾ (وہ صبح و شام جہنم پر پیش کئے جاتے ہیں۔) اس پر احادیث تو بے شمار ہیں۔ عقل اس کی انکاری نہیں کہ اللہ جسم کے جزو یا کل جسم میں زندگی پیدا کر کے اسے جزا و سزا دے۔ عقل مانع نہیں اور شرعی دلائل موجود ہیں، سو یہ بات ماننا اور اس کے مطابق اعتقاد رکھنا واجب ہے۔ میت کے اجزا بکھرے ہوں، درند، پرند، چرند اسے کھا گئے ہوں، پھر بھی اللہ اسے اسی طرح واپس لائے گا، جس طرح روزِ محشر لائے گا اور اللہ اس پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے۔“

(شرح الطَّبِيبِي: ۵۸۹/۲)

علامہ محمد بن ابی بکر دماینی (م: ۸۲۸ھ) لکھتے ہیں:

وَقَدْ كَثُرَتِ الْحَادِيثُ فِيهِ حَتَّى قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ إِنَّهَا مُتَوَاتِرَةٌ

لَا يَصِحُّ عَلَيْهَا التَّوَاتُؤُ وَإِنْ لَّمْ يَصِحَّ مِثْلُهَا لَمْ يَصِحَّ شَيْءٌ  
مِّنْ أَمْرِ الدِّينِ .

”اس کے بارے میں بکثرت احادیث موجود ہیں، کئی علماء نے ان کے متواتر ہونے کی صراحت کی ہے، جن میں جھوٹ پر متفق ہونا محال ہے۔ اگر ایسی مسائل ثابت نہیں، تو دین کا کوئی مسئلہ صحیح نہیں ہو سکتا۔“

(فيض القدير للمناوي: ۳۹۷/۲)

(۲۹) علامہ ابن وزیر (۷۷۵-۸۴۰ھ) لکھتے ہیں:

وَذَكَرَ إِجْمَاعُ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّهُ يَجُوزُ وُقُوعُ الْإِمْتِحَانِ فِي  
الْبَرْزَخِ كَمَا يَقَعُ فِي الدُّنْيَا .

”اہل سنت کا اجماع ہے کہ برزخ میں اسی طرح امتحان ہو سکتا ہے، جس طرح دنیا میں ہوتا ہے۔“

(العواصم والقواصم في الذب عن سنة أبي القاسم: ۳۴۷/۵)

(۳۰) علامہ برمادی (۷۶۳-۸۳۱ھ) لکھتے ہیں:

ثُبُوتُ عَذَابِ الْقَبْرِ كَمَا هُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ .

”عذاب قبر کا ثبوت اہل سنت کا مذہب ہے۔“

(اللامع الصبيح بشرح الجامع الصبيح: ۲۴۷/۵)

(۳۱) علامہ محمد بن خلیفہ (م: ۸۲۷ھ) لکھتے ہیں:

تَوَاتَرَتِ الْأَحَادِيثُ بِإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ .

”عذاب قبر کے اثبات پر احادیث متواتر ہیں۔“

(إكمال إكمال المعلم شرح صحيح مسلم: ۳/۳۲۵)

(۳۲) شارح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۷۷۳-۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

وَاکْتَفَى بِإِثْبَاتِ وُجُودِهِ خِلَافًا لِمَنْ نَفَاهُ مُطْلَقًا مِّنَ الْخَوَارِجِ  
وَبَعْضِ الْمُعْتَزِلَةِ كَضَرَّارِ بْنِ عَمْرٍو وَبِشْرِ الْمَرِيسِيِّ وَمَنْ  
وَأَفْقَهُمَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَكْثَرُ الْمُعْتَزِلَةِ وَجَمِيعُ أَهْلِ  
السُّنَّةِ وَغَيْرِهِمْ .

”عذاب قبر کا وجود کا اثبات موجود ہے، خوارج، بعض ضرار بن عمرو اور بشر  
مریسی جیسے معتزلہ اور ان کے موافقین نے اس کا انکار کیا ہے، جب کہ اکثر  
معتزلہ اور جمیع اہل سنت اثبات کے قائل ہیں۔“

(فتح الباری شرح صحيح البخاري: ۳/۲۳۳)

شارح صحیح بخاری علامہ عینی حنفی (۷۲۶-۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْمُلْحِدَةَ وَمَنْ يَذْهَبُ مَذْهَبَ الْفَلَّاسِفَةِ أَنْكَرُوهُ أَيُّضًا،  
وَالْإِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ لَّازِمٌ حَسَبَ مَا أَخْبَرَ بِهِ الصَّادِقُ، صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْعَبْدَ وَيَرُدُّ الْحَيَاةَ وَالْعَقْلَ،  
وَهَذَا نَطَقَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ،  
وَكَذَلِكَ يُكْمِلُ الْعَقْلَ لِلصِّغَارِ لِيَعْلَمُوا مَنْزِلَتَهُمْ وَسَعَادَتَهُمْ،  
وَقَدْ جَاءَ أَنَّ الْقَبْرَ يَنْضَمُّ عَلَيْهِ كَالْكَبِيرِ .

”ملحدین اور فلاسفہ نے بھی اس کا انکار کیا ہے۔ اس پر ایمان واجب اور لازم

ہے، جیسے نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے۔ اللہ بندے کو زندہ کرے گا، اس کی عقل واپس لائے گا۔ احادیث یہی بتاتی ہیں، یہ اہل سنت کا مذہب ہے، اسی طرح بچوں کو اتنی عقل دی جائے گی کہ اپنی منزل و سعادت پہچان لیں، یہ بھی آیا ہے کہ قبر اسے بڑے کی طرح جھٹکا دے گی۔“

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ۱۱۸/۳)

نیز فرماتے ہیں:

فِيهِ إِثْبَاتُ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَأَنْكَرَ ذَلِكَ ضِرَارُ بْنُ عَمْرٍو وَبِشْرُ الْمَرِيسِيِّ وَأَكْثَرُ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنَ الْمُعْتَزَلَةِ.

”اس میں عذاب قبر کا اثبات ہے۔ یہ اہل سنت کا مذہب ہے، ضرار بن عمرو اور بشر مریسی نے اس کا انکار کیا ہے۔“

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ۱۴۵/۸)

(۳۴) شارح صحیح بخاری، علامہ احمد قسطلانی رحمہ اللہ (۸۵۱-۹۲۳ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ تَظَاهَرَتِ الدَّلَائِلُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ عَلَى ثُبُوتِهِ، وَأَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ، وَلَا مَانِعَ فِي الْعَقْلِ أَنْ يُعِيدَ اللَّهُ الْحَيَاةَ فِي جُزْءٍ مِّنَ الْجَسَدِ، أَوْ فِي جَمِيعِهِ عَلَى الْخِلَافِ الْمَعْرُوفِ، فَيُثَبِّتُهُ وَيُعَذِّبُهُ وَإِذَا لَمْ يَمْنَعْهُ الْعَقْلُ وَوَرَدَ بِهِ الشَّرْعُ وَجَبَ قَبُولُهُ وَاعْتِقَادُهُ وَلَا يَمْنَعُ مِنْ ذَلِكَ كَوْنُ الْمَيِّتِ قَدْ تَفَرَّقَتْ

أَجْزَاؤُهُ، كَمَا يُشَاهَدُ فِي الْعَادَةِ، أَوْ أَكَلَتْهُ السَّبَاعُ وَالطَّيُورُ  
وَحَيْثَانُ الْبَحْرِ كَمَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعِيدُهُ لِلْحَشْرِ، وَهُوَ  
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى، قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ، فَلَا يُسْتَبَعَدُ تَعَلُّقُ رُوحِ  
الشَّخْصِ الْوَاحِدِ فِي آنٍ وَوَاحِدٍ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ أَجْزَائِهِ  
الْمُتَفَرِّقَةِ فِي الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ فَإِنَّ تَعَلُّقَهُ لَيْسَ عَلَى  
سَبِيلِ الْحُلُولِ حَتَّى يَمْنَعَهُ الْحُلُولُ فِي جُزْءٍ مِّنَ الْحُلُولِ فِي  
غَيْرِهِ، قَالَ فِي مَصَابِيحِ الْجَامِعِ وَقَدْ كَثُرَتِ الْأَحَادِيثُ فِي  
عَذَابِ الْقَبْرِ .

”کتاب وسنت کے دلائل عذاب قبر کے ثبوت پر واضح ہیں، اہل سنت کا اس پر  
اجماع ہے، عقل اس بات کا بالکل انکار نہیں کرتی کہ اللہ جسم کے حصے میں یا  
تمام جسم میں زندگی پیدا کر کے عذاب و ثواب کا معاملہ کرے، عقل اس کو قبول  
کرتی اور شریعت کی نصوص اسے بیان کرتی ہیں، لہذا عذاب قبر کا اثبات  
واجب ہے، میت کے اجزاء بکھر جائیں، درندے کھالیں، یا پرندے کھالیں  
اللہ اسی طرح زندہ کر سکتا ہے، جس طرح حشر میں زندہ کرے گا، ایک ہی شخص  
کی روح کا اس کے مشرق و مغرب میں بکرے اجزاء سے تعلق ناممکن نہیں، ہاں  
روح جسم میں حلول نہیں کرے گی، صاحب مصابیح الجامع کہتے ہیں: عذاب قبر  
کی احادیث بہت زیادہ ہیں، بہت سے علماء نے ان کے متواتر ہونے کا دعویٰ  
کیا ہے۔“



(إرشاد الساري شرح صحيح البخاري: ٤٦٠/٢)

(٣٥) شارح صحيح بخاری، علامہ ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ (٨٢٣-٨٠٢ھ) لکھتے ہیں:

وَفِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى إِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ  
السُّنَّةِ، وَفِيهِ الْمَسْئَلَةُ فِي الْقَبْرِ قَالَ أَبُو الْمَعَالِي: تَوَاتَرَتْ  
الْأَخْبَارُ وَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ مُسْتَفِضًّا قَبْلَ ظُهُورِ أَهْلِ الْبِدْعِ،  
وَالسُّؤَالُ يَقَعُ عَلَى أَجْزَاءِ يَعْلَمُهَا اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقَلْبِ  
وَعَيْرِهِ يُحْيِيهَا اللَّهُ تَعَالَى وَيُوجِّهُ السُّؤَالَ عَلَيْهَا.

”اس میں عذاب قبر کے اثبات کی دلیل ہے۔ یہ اہل سنت کا مذہب ہے۔ قبر  
میں سوال جواب کا ثبوت بھی ہے۔ علامہ ابو المعالی کہتے ہیں: اس مسئلے میں  
متواتر احادیث موجود ہیں۔ اہل بدعت کے ظہور سے پہلے اس میں کوئی شک و  
شبہ نہیں کرتا تھا۔ سوال کے لئے دل کو یا جسے اللہ چاہے گا، اس عضو کو زندہ کیا  
جائے گا اور اس سے سوال ہوں گے۔“

(التوضيح لشرح الجامع الصحيح: ٤٣٤/٣)

(٣٦) علامہ ابویحییٰ زکریا انصاری (٨٢٣-٩٢٦ھ) لکھتے ہیں:

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ أَيَّ مِنَ الْآيَاتِ وَالْأَحَادِيثِ، وَلَا  
مَانِعَ مِنْ أَنْ يُعِيدَ اللَّهُ الْحَيَاةَ فِي جُزْءٍ مِّنَ الْجَسَدِ، أَوْ فِي  
جَمِيعِهِ فَيُثَبِّتَهُ، أَوْ يُعَذِّبَهُ، وَلَا يَمْنَعُ مِنْ ذَلِكَ كَوْنُ الْمَيِّتِ قَدْ  
تَفَرَّقَتْ أَجْزَاؤُهُ، أَوْ أَكَلَتْهُ السَّبَاعُ وَالطُّيُورُ وَحِثَانُ الْبَحْرِ،

كَمَا أَنَّهُ يُعِيدُهُ لِلْحَشْرِ، وَهُوَ تَعَالَى قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ، فَلَا يُسْتَبَعَدُ تَعَلُّقُ رُوحِ الشَّخْصِ الْوَاحِدِ فِي أَنْ وَاحِدٍ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ أَجْزَائِهِ الْمُتَفَرِّقَةِ فِي الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ، فَإِنَّ تَعَلُّقَهُ لَيْسَ عَلَى سَبِيلِ الْحُلُولِ حَتَّى يَمْنَعَهُ الْحُلُولُ فِي جُزْءٍ آخَرَ، بَلْ هُوَ عَلَى سَبِيلِ التَّدْبِيرِ .

”عذاب قبر کے بارے میں احادیث و آیات کا بیان، یہ بات عقلاً محال نہیں کہ اللہ جسم کے ایک جزء یا تمام جسم میں زندگی پیدا کر کے اسے عذاب و ثواب دے، میت کے اجزاء بکھر چکے ہوں، درند، پرند اور سمندر کی مچھلیاں کھا چکی ہوں، اللہ اسے زندہ کر کے عذاب دینے پر قادر ہے، ایک ہی شخص کی روح کا اس کے تمام مشارق و مغارب میں بکھرے اجزاء سے تعلق ناممکن نہیں، روح اجزاء جسم میں حلول نہیں کرتی بل کہ یہ تعلق اللہ کی طرف سے ایک خاص ہیئت میں ہوتا ہے۔“

(مِنْحَةُ الْبَارِي بِشْرَحِ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ: ٤٩٩/٣)

(٣٤) علامہ، ابن المبرد (٨٣٠-٩٠٩ھ) کہتے ہیں:

وَجَحَدُوا عَذَابَ الْقَبْرِ، وَأَنَّ الْكُفَّارَ فِي قُبُورِهِمْ يُعَذَّبُونَ، وَقَدْ أَجْمَعَ عَلَى ذَلِكَ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ .

”اہل بدعت نے عذاب قبر کا انکار کیا ہے۔ کفار اپنی قبروں میں عذاب دیئے جائیں گے، اس پر صحابہ و تابعین کا اجماع ہے۔“

(جمع الجیوش، ص: ١٤٤)

(۳۸) علامہ ابن حجر مکی (۹۰۹-۹۷۴ھ) لکھتے ہیں:

ذَهَبَ أَهْلُ السُّنَّةِ إِلَى أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْمُكَلَّفَ فِي قَبْرِهِ وَيَجْعَلُ لَهُ مِنَ الْعَقْلِ مِثْلَ مَا عَاشَ عَلَيْهِ لِيَعْقِلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ وَيُجِيبَ عَنْهُ وَمَا يَفْهَمُ بِهِ مَا آتَاهُ مِنْ رَبِّهِ وَمَا أُعِدَّ لَهُ فِي قَبْرِهِ مِنْ كَرَامَةٍ وَهُوَ أَنْ وَبِهَذَا نَطَقَتِ الْأَخْبَارُ وَالْأَصْحَحُ أَنَّ الْعَذَابَ عَلَى الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

”اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ، مکلف کو قبر میں زندہ کر کے اسے دنیا کی عقل جیسی عقل عطا کرے گا تا کہ سوالات سمجھ کر ان کے جوابات دے سکے۔ جو اللہ اسے دے اسے سمجھ سکے۔ اس کی قبر میں کی جانے والی تعظیم یا رسوائی کی پہچان ہو۔ احادیث یہی بتاتی ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ عذاب روح اور جسد دونوں کو ہوگا۔“

(الفتاویٰ الفقہیۃ الکبریٰ: ۹/۲)

(۳۹) علامہ عبدالرؤف مناوی (۹۵۲-۱۰۳۱ھ) لکھتے ہیں:

فَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَهُوَ مَا نُقِلَ مُتَوَاتِرًا فَيَجِبُ اعْتِقَادُهُ وَيُكْفَرُ مُنْكَرُهُ.

”اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر حق ہے۔ اس کے متعلق روایات متواتر ہیں۔ اس پر اعتقاد واجب اور اس کا منکر کافر ہے۔“

(فیض القدیر: ۸۰/۲)

نیز فرماتے ہیں:

وَقَدْ تَظَاهَرَتِ الدَّلَائِلُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ عَلَى ثُبُوتِ  
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ .  
”کتاب وسنت کے دلائل ظاہر ہیں کہ عذاب قبر ثابت ہے۔ اس پر اہل سنت کا  
اجماع ہے۔“

(فیض القدیر: ۳۹۷/۲)

(۴۰) حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۸۴۹-۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ : عَذَابُ الْقَبْرِ هُوَ عَذَابُ الْبَرْزَخِ أُضِيفَ إِلَى  
الْقَبْرِ لِأَنَّهُ الْغَالِبُ وَالْأَفْكَلُ مَيِّتٌ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى تَعْذِيبَهُ  
نَالَهُ مَا أَرَادَ بِهِ قَبْرًا أَوْ لَمْ يَقْبُرْ وَلَوْ صُلِبَ أَوْ غُرِقَ فِي الْبَحْرِ أَوْ  
أَكَلَتْهُ الدَّوَابُّ أَوْ حُرِّقَ حَتَّى صَارَ رَمَادًا أَوْ ذُرِّيَّ فِي الرِّيحِ  
وَمَحَلُّهُ الرُّوحُ وَالْبَدَنُ جَمِيعًا بِاتِّفَاقِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَكَذَا الْقَوْلُ  
فِي النَّعِيمِ .

”علماء کہتے ہیں کہ عذاب قبر ہی عذاب برزخ ہے۔ اس کی نسبت قبر کی طرف  
اس لئے کی گئی ہے کہ یہ اکثر قبر ہی میں ہوتا ہے۔ میت قبر میں ہو یا نہ ہو، غرق  
ہو جائے، درندے کھالیں، جل کر راکھ ہو جائے یا ہوا میں اڑا دیا جائے، جب  
اللہ چاہے گا اسے عذاب دے گا۔ عذاب روح اور بدن دونوں کو دیا جائے گا۔  
اس پر اہل سنت کا اجماع ہے، یہی معاملہ نعمتوں کا ہے۔“

(شرح الصدور بشرح حال الموتی، ص: ۸۱)

(۴۱) ملا علی قاری حنفی (۱۰۱۹ھ) لکھتے ہیں:

وَالْحَادِيثُ فِي ذَلِكَ كَثِيرَةٌ فِي الْمَبْنَى، وَقَدْ تَوَاتَرَتْ بِحَسْبِ الْمَعْنَى، وَأَجْمَعُوا عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ، خِلَافًا لِبَعْضِ أَهْلِ الْبِدْعَةِ.

”اس کے بارے میں بہت ساری احادیث موجود ہیں، جو تواتر معنوی کے درجے کی ہیں۔ اس پر اہل سنت کا اجماع ہے، جب کہ اہل بدعت اس کے منکر ہیں۔“

(شرح مسند أبي حنيفة، ص: ۳۶۸)

(۴۲) علامہ ابن عابدین شامی حنفی (۱۱۹۸-۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ وَسُّؤَالٌ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ وَضَغْطَةُ الْقَبْرِ حَقٌّ لَكِنْ إِنْ كَانَ كَافِرًا فَعَذَابُهُ يَدُومُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُرْفَعُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَشَهْرَ رَمَضَانَ فَيُعَذَّبُ اللَّحْمُ مُتَّصِلًا بِالرُّوحِ وَالرُّوحُ مُتَّصِلًا بِالْجِسْمِ فَيَتَلَّامُ الرُّوحُ مَعَ الْجَسَدِ، وَإِنْ كَانَ خَارِجًا عَنْهُ، وَالْمُؤْمِنُ الْمُطِيعُ لَا يُعَذَّبُ بَلْ لَهُ ضَغْطَةٌ يَجِدُ هَوْلَ ذَلِكَ وَخَوْفَهُ وَالْعَاصِي يُعَذَّبُ.

”اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر، منکر نکیر کے سوال اور قبر کا جھٹکا حق ہے، لیکن کافر کو دائمی عذاب ہوگا۔ جمعہ اور رمضان میں بہر حال اٹھایا جاتا ہے (یہ بے

دلیل بات ہے ازناقل)، جسم اور روح دونوں کو عذاب دیا جاتا ہے۔ جسم کے ساتھ ساتھ روح بھی تکلیف محسوس کرتی ہے، اگرچہ روح جسم میں موجود نہ ہو۔ فرمانبردار مومن کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ اسے صرف جھٹکا دیا جائے گا، اس کا ڈر اور خوف اسے رہے گا، جب کہ گنہگار عذاب دیا جائے گا۔“

(رد المحتار علی در المختار المعروف بہ فتاویٰ شامی: ۱۶۵/۲)

یہ عبارت علامہ ابوالمعین نسفی حنفی (۳۱۸-۵۰۸ھ) کی ہے، جسے علامہ طحاوی نے ”حاشیۃ الطحاوی علی مرقی الفلاح: ۱/۵۲۴) اور علامہ حموی حنفی نے ”غزعیون البصائر فی شرح الاشباہ والنظائر“ میں ذکر کیا ہے۔

فقہ حنفی کی معتبر کتاب، جسے پانچ سو حنفی علماء نے مرتب کیا ہے، میں ہے:

كُفِّرَ بِإِنْكَارِ رُؤْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ دُخُولِ الْجَنَّةِ  
وَبِإِنْكَارِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَبِإِنْكَارِ حَشْرِ بَنِي آدَمَ لَا غَيْرُهُمْ وَلَا  
بِقَوْلِهِ أَنَّ الْمُثَابَّ وَالْمُعَاقَبَ الرُّوحُ فَقَطْ كَذَا فِي الْبَحْرِ  
الرَّائِقِ .

”جنت میں رویت الہی، عذاب قبر اور حشر کا منکر کافر ہے، لیکن جو کہتا ہے کہ عذاب ثواب صرف روح کو ہوگا وہ کافر نہیں۔ بحر الرائق میں اسی طرح لکھا ہے۔“

(فتاویٰ عالمگیری: ۲/۲۷۴)

(۴۳) علامہ صنع اللہ حنفی (۱۱۲۰ھ) لکھتے ہیں:

فَإِنْ قِيلَ : عَذَابُ الْقَبْرِ وَثَوَابُهُ ثَابِتٌ لِلرُّوحِ وَالْبَدَنِ، فَيَلْزِمُ

الْإِتِّصَالُ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قُلْنَا: ذَلِكَ حَقٌّ، وَالْإِيمَانُ بِهِ  
وَأَجِبٌ، وَهُوَ مِنَ الْعَيْبِ، وَاتِّصَالُ ذَلِكَ لَا يَعْلَمُ كَيْفِيَّتَهُ إِلَّا  
الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ. وَمَنْ تَأَمَّلَ قُدْرَةَ اللَّهِ وَعَجَائِبَ تَدْبِيرِهِ،  
وَعَرَائِبَ صُنْعِهِ لَمْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ قَبُولِ الْإِيمَانِ بِهِ.

”کوئی کہے کہ عذاب قبر کا روح اور جسم کو ماننے سے لازم آتا ہے کہ موت کے  
بعد بھی ان میں اتصال ہوتا ہے۔ ہماری گزارش ہے کہ یہ حق ہے۔ اس پر  
ایمان واجب ہے۔ یہ غیبی امور میں سے ہے اور اس کے اتصال کی کیفیت علیم  
اور خبیر ذات ہی جانتی ہے۔ جو اللہ کی قدرت، اس کے تدبیری عجائبات اور  
قدرت کے کرشموں میں تدبر کرے، وہ اس پر ایمان لانے سے انکار نہیں کر  
سکتا۔“

(سیف اللہ علی من کذب علی أولیاء اللہ، ص ۴۵)

(۴۴) حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۰۸-۵۷۹ھ) لکھتے ہیں:

وَقَدْ دَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى عَذَابِ الْقَبْرِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْإِيمَانَ  
بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَاجِبٌ لِلْحَادِيثِ الْوَارِدَةِ فِيهِ، وَهُوَ مَذْكُورٌ فِي  
الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَابْنِ  
عَبَّاسٍ، وَجَابِرٍ، وَعَائِشَةَ، وَأُمَّ خَالِدٍ.

”یہ حدیث عذاب قبر پر دلالت کرتی ہے۔ ذہن نشین رکھئے کہ عذاب قبر پر  
احادیث نبویہ کی بنا پر ایمان واجب ہے، اس بارہ میں سیدنا ابوالیوب انصاری،

سیدنا زید بن ثابت، سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا جابر، سیدہ عائشہ اور سیدہ ام خالد رضی اللہ عنہم سے احادیث بیان ہوئی ہیں۔“

(کشف المشکل من حدیث الصحیحین: ۸۵/۲)

(۴۵) ابو الوفا بن عقیل (۴۳۱-۵۱۳ھ) منکرین عذاب قبر کے شبہات کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الْإِيمَانُ وَاجِبٌ بِالتَّعْذِيبِ مِنْ غَيْرِ تَفْصِيلٍ .  
”عذاب قبر پر بغیر تفصیل پوچھے ایمان واجب ہے۔“

(کشف المشکل من حدیث الصحیحین لابن الجوزی: ۸۵/۲)

(۴۶) کورانی حنفی (۸۱۳-۸۹۳ھ) کہتے ہیں:  
وَفِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ صَرِيحَةٌ عَلَى عَذَابِ الْقَبْرِ وَالرُّوحِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ .  
”اس حدیث میں عذاب قبر اور روح پر صریح دلالت ہے۔“

(الکوثر الجاری إلی ریاض أحادیث البخاری: ۳/۳۴۸)

(۴۷) حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۱۹-۳۸۸ھ) لکھتے ہیں:  
وَفِيهِ إِثْبَاتٌ عَذَابُ الْقَبْرِ .  
”اس حدیث میں عذاب قبر کا اثبات ہے۔“

(معالم السنن: ۱/۱۹)

(۴۸) امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ (۲۶۰-۳۲۴ھ) اہل بدعت کے بارے میں لکھتے ہیں:



وَجَحَدُوا عَذَابَ الْقَبْرِ، وَأَنَّ الْكُفَّارَ فِي قُبُورِهِمْ يُعَذَّبُونَ، وَقَدْ  
أَجْمَعَ عَلَى ذَلِكَ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
أَجْمَعِينَ.

”گمراہوں نے عذاب قبر کا انکار کیا ہے، نیز کہ کفار اپنی قبروں میں عذاب  
دیئے جائیں گے، جب کہ اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے۔“

(الإبانة عن أصول الديانة، ص: ۱۵)

نیز فرماتے ہیں:

وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَإِنَّ النَّاسَ يُقْتَنُونَ فِي  
قُبُورِهِمْ بَعْدَ أَنْ يُحْيَوْنَ فِيهَا وَيُسْأَلُونَ، فَيُثَبِّتُ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ  
تَثْبِيتهً.

”اہل سنت کا اجماع ہے کہ عذاب قبر حق ہے۔ لوگوں کو قبروں میں زندہ کیا  
جائے گا اور آزمایا جائے گا، اللہ جسے چاہے گا ثابت قدم رکھے گا۔“

(رسالة إلى أهل الثغر، ص: ۶۲)

(۴۹) علامہ شاطبی (م: ۷۹۰) لکھتے ہیں:

فَرَدُّوا الْأَحَادِيثَ الْمُتَوَاتِرَةَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَفَتَنَتِهِ.

”اہل بدعت نے عذاب قبر اور فتنہ قبر کے بارے میں متواتر احادیث کا انکار کر  
دیا ہے۔“

(الاعتصام: ۸۴۹/۲)

(۵۰) امام اہل سنت ابو بکر بن ابی داؤد (م: ۳۱۶ھ) اپنے قصیدہ میں فرماتے

ہیں:

وَقُلْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَقٌّ مُّوَضَّحٌ .  
 ”یہ عقیدہ رکھیں کہ عذاب قبر واضح حق ہے۔“

(الشریعة للآجری: ۵/۲۵۶۲، وسندہ صحیح)

اس قصیدہ کے بارے میں امام ابو بکر بن ابی دوا فرماتے ہیں:

هَذَا قَوْلِي وَقَوْلُ أَبِي وَقَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ مَنْ أَدْرَكْنَا  
 مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ نُدْرِكْ مِمَّنْ بَلَّغْنَا عَنْهُ، فَمَنْ قَالَ عَلَى  
 غَيْرِ هَذَا، فَهُوَ كَذَّابٌ .

”میرا، میرے والد محترم امام ابو داؤد، امام احمد بن حنبل، ان اہل علم کا ہے، جن سے ہماری ملاقات ہوئی اور جن سے ملاقات نہیں ہو سکی، صرف ان کے عقیدے پر اطلاع ملی ان سب کا یہی عقیدہ ہے۔ جو اس کے خلاف کوئی عقیدہ میرے متعلق بیان کرے، وہ جھوٹا ہے۔“

(الشریعة للآجری: ۵/۲۵۶۲، وسندہ صحیح)

(۵۱) امام ابو الحسن آجری رحمہ اللہ (م: ۳۶۰ھ) فرماتے ہیں:

مَا أَسْوَأَ حَالٍ مَنْ كَذَّبَ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ لَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا  
 بَعِيدًا وَخَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا .

”ان احادیث کا انکاری کتنا برا شخص ہے۔ وہ گمراہی کی گہری کھائی میں جا گرا ہے اور واضح خسارے کا سودا کر رہا ہے۔“

(الشریعة للآجری: ۳/۱۲۸۵)

مسئلہ عذاب قبر اہل سنت کے عقائد میں سے ہے، جس پر بہت ساری قرآنی آیات اور احادیث متواترہ دلالت کرتی ہیں۔ اس کے حق ہونے پر اہل حدیث کا اجماع و اتفاق ہے، جس نے اہل سنت کا اتفاقی فہم نظر انداز کیا وہ ذلیل اور گمراہ ہے، اس کی رائے بدعت اور گمراہی ہے، فہم و منہج سلف صالحین کو ترک کرنا درحقیقت قرآن و حدیث سے دشمنی ہے، جس نے قرآن و حدیث کی من پسند تعبیر کی وہ راہ ہدایت سے بھٹک گیا، دنیا میں جتنے گمراہ فرقے پیدا ہوئے سب نے قرآن و حدیث کو نفسانی خواہشات کی بھیڑ چڑھایا، محدثین کے دشمنوں نے قرآن و سنت پر عقلی اعتراضات وارد کئے ہیں، ایسا کوئی مسلمان کر سکتا ہے بھلا؟ جو اپنی نارسا عقل سے وحی کو جھٹلا دے، اگر اسلامی عقائد و اعمال کی بنیاد عقل پر ہوتی، تو بعثت انبیائے کرام کا مقصد فوت ہو جاتا۔ صحابہ کرام اور ائمہ عظام کے بارے میں علامہ شاطبی رحمہ اللہ (م: ۷۹۰ھ) لکھتے ہیں:

وَالرَّأْيُ إِذَا عَارَضَ السُّنَّةَ فَهُوَ بِدْعَةٌ وَضَلَالَةٌ فَالْحَاصِلُ مِنْ مَّجْمُوعِ مَا تَقَدَّمَ أَنَّ الصَّحَابَةَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَمْ يُعَارِضُوا مَا جَاءَ فِي السُّنَنِ بِأَرَائِهِمْ، عَلِمُوا مَعْنَاهُ أَوْ جَهَلُوهُ، جَرَى لَهُمْ عَلَى مَعْهُودِهِمْ أَوْ لَا، وَهُوَ الْمَطْلُوبُ مِنْ نَقْلِهِ، وَلَيُعْتَبَرُ فِيهِ مَنْ قَدَّمَ النَّاقِصَ وَهُوَ الْعَقْلُ عَلَى الْكَامِلِ وَهُوَ الشَّرْعُ.

”رائے اور سنت کا تصادم ہو جائے، تو رائے بدعت اور گمراہی کہلائے گی۔ ہماری گزشتہ نگارشات کا حاصل یہ ہے کہ صحابہ و تابعین، احادیث رسول ﷺ کا معنی جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، عقل میں آئے یا نہ آئے، حدیث سے عقلیں نہیں لڑاتے تھے۔ یہی مطلوب شریعت ہے۔ شریعت و عقل کے تصادم

میں ناقص پر کامل کو مقدم کیا جائے اور کامل شریعت ہی ہے۔“

(الاعتصام: ۸۵۰/۲)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۰۸-۵۹۷ھ) لکھتے ہیں:

وَلَيْسَ هَذَا بِأَوَّلِ خَبَرٍ يَجِبُ عَلَيْنَا الْإِيمَانُ بِهِ وَإِنْ جَهِلْنَا  
مَعْنَاهُ، فَإِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ وَنَعِيمَهُ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِيهِ  
حَقٌّ، وَلَا يُطْلَعُ عَلَى حَقِيقَةِ ذَلِكَ، وَمَتَى ضَاقَتِ الْحِيلُ فِي  
كَشْفِ الْمَشْكَلَاتِ لِلْإِحْسَاسِ لَمْ يَبْقَ إِلَّا فَرَضُ التَّسْلِيمِ.

”یہ کوئی پہلی حدیث تو نہیں کہ جس کے معنی سے عدم واقفیت کے باوجود ہم  
اسے تسلیم کرتے ہیں، قبر میں جزا و سزا اور منکر نکیر کے سوال جواب حق ہیں، اس  
کی حقیقت کا ہمیں علم نہیں، جب مشکلات شریعت حد عقل سے ماوراء ہیں، تو  
سوائے تسلیم و رضا کے کوئی چارہ ہی نہیں۔“

(كشف المشكل من حديث الصحيحين: ۳۸۳/۳)

عذاب قبر کا انکار بشر بن غیاث مرسی (م: ۲۱۸ھ) جیسے زندیق، بدعتی اور گمراہوں  
نے کیا ہے، اس کے عقائد کفریہ تھے، قرآن کو مخلوق کہتا تھا، محدثین نے اس کی تکفیر کر رکھی  
تھی، امام عثمان بن سعید، دارمی نے اس کے رد میں ”الرد علی بشر المریسی فیما ابتدع من  
التأویل لمذہب الجہمیہ“ نامی کتاب لکھی ہے۔ امام اسحاق بن اہویہ (۱۶۶-۲۳۸ھ)  
فرماتے ہیں:

دَخَلَ حُمَيْدُ الطُّوسِيُّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَعِنْدَهُ بَشْرُ  
الْمَرِّيَّيْنِ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لِحُمَيْدٍ أَتَدْرِي مَنْ هَذَا يَا أَبَا

غَانِمٍ؟ قَالَ لَا، قَالَ هَذَا بَشَرُ الْمَرِيْسِيِّ، فَقَالَ حَمِيْدٌ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هَذَا سَيِّدُ الْفُقَهَاءِ، هَذَا قَدْ رَفَعَ عَذَابَ الْقَبْرِ وَمَسْأَلَةَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ، وَالْمِيْزَانَ، وَالصِّرَاطَ، أَنْظُرْ هَلْ يَقْدِرُ أَنْ يَرْفَعَ الْمَوْتَ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى بَشَرٍ، فَقَالَ: لَوْ رَفَعْتَ الْمَوْتَ كُنْتَ سَيِّدُ الْفُقَهَاءِ حَقًّا.

”حمید طوسی رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین کے ہاں گئے، ان کے پاس بشر مرلیسی کھڑا تھا۔ امیر المؤمنین کہنے لگے: حمید جانتے ہو، یہ کون ہیں؟ کہا: نہیں۔ امیر المؤمنین کہنے لگے: یہ بشر مرلیسی ہے، تو حمید کہنے لگے: یہ تو فقہاء کے سردار ہیں، جناب نے عذاب قبر ختم کر دیا اور منکر نکیر، میزان، پل صراط وغیرہ بھی اسلام بدر کر دیئے ہیں۔ دیکھئے اب موت ہی بچی ہے، قریب ہے کہ اس کا بھی انکار ہو جائے، پھر بشر سے کہنے لگے، ارے آپ تو فقہاء کے سردار ہوئے، موت کو بھی اسلام سے نکال دیجئے۔“

(تاریخ بغداد للخطیب بغدادی: ۶۰/۷، المنتظم لابن الجوزی: ۳۲/۱۱، وسندہ

صحیح)

آخر میں علامہ، عبدالسلام بن عبدالرحمن بن ابی الرجال، ابوالحکم المعروف ابن برجان (م: ۵۳۶ھ) کا واقعہ ملاحظہ ہو:

أَنَّهُمْ دَفَنُوا مَيِّتًا بِقَرِيْبَتِهِمْ فِي شَرَفٍ أَشْبِلِيَّةٍ فَلَمَّا فَرَّغُوا مِنْ دَفْنِهِ قَعَدُوا نَاحِيَةً يَتَحَدَّثُونَ وَدَابَّةٌ تَرَعَى قَرِيْبًا مِنْهُمْ فَإِذَا

بِالدَّابَّةِ قَدْ أَقْبَلَتْ مُسْرِعَةً إِلَى الْقَبْرِ فَجَعَلَتْ أُذُنَهَا عَلَيْهِ  
كَأَنَّهَا تَسْمَعُ ثُمَّ وَلَّتْ فَارَةً ثُمَّ عَادَتْ إِلَى الْقَبْرِ فَجَعَلَتْ أُذُنَهَا  
عَلَيْهِ كَأَنَّهَا تَسْمَعُ ثُمَّ وَلَّتْ فَارَةً فَعَلَتْ ذَلِكَ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى  
قَالَ أَبُو الْحَكَمِ فَذَكَرْتُ عَذَابَ الْقَبْرِ وَقَوْلَ النَّبِيِّ أَنَّهُمْ  
لَيُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ.

”انہوں نے اشبیلیہ کی ایک بستی میں ایک میت کی تدفین کی، تدفین سے  
فارغ ہو کر قریب ہی باتیں کرنے بیٹھ گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جانور جو پاس  
ہی چر رہا تھا، تیزی سے اس قبر کے پاس آیا اور کان لگا کے کچھ سننے لگا، پھر  
اچانک وہاں سے بھاگ گیا، پھر اس ایسا کئی بار کیا۔ ابو الحکم کہتے ہیں: یہ منظر  
دیکھا، تو میرا ذہن حدیث رسول ﷺ کی طرف چلا گیا کہ انہیں عذاب دیا  
جاتا ہے، جسے چوپائے سنتے ہیں۔“

(الروح لابن القيم، ص: ۵۳، وسندہ صحیح)

سیدنا بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:  
اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ اَلْاُمُوْر كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ  
الدُّنْيَا وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

”الہی! ہمارے تمام معاملات سنوار دے، ہمیں دنیا کی رسوائیوں اور عذاب قبر  
سے بچا۔“

(تاریخ ابن عساکر: ۴۳۰/۵۲، وسندہ صحیح)

